بسمہ تعالیٰ

مسلک اعلیحضرت

مسلک اعلیحضرت کا بیباک ترجمان، دار العلوم امجدیہ ناگپور و گلبرگہ شریف سے شائع ہونے والا
عظیم الشان جریدہ ماہنامہ حجۃ الاسلام

بنام

سنی آواز

کا خصوصی نمبر

اڑیسہ کے ایک گمراہ پیر کے خلاف اکابر علمائے اہل سنت کا

واضح فیصلہ

رجب و شعبان سنہ ۱۴۱۰ھ

زیر عنایات ✦ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف
عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مفتی اعظم مہاراشٹر
زیر سرپرستی ✦ حضرت علامہ محمد مجیب اشرف صاحب و حضرت مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب ناگپور
زیر حمایت ✦ حاجی احمد عمر دوسا بمبئی، حاجی عبد الستار صاحب جنتا گلاس اسٹور ناگپور
حاجی انیس احمد ناگپور، حاجی سیٹھ مشتاق احمد ناگپور، سیٹھ عبد المجید صاحب ناگپور

مسلک اعلیحضرت کا بیباک ترجمان، دار العلوم امجدیہ ناگپور و گلبرگہ
شریف سے شائع ہونے والا عظیم الشان سنی جریدہ ماہنامہ

جلد ۲ — شمارہ ۱۳ — خصوصی نمبر

حجۃ الاسلام
بنام سنی آواز ناگپور و گلبرگہ

قیمت فی شمارہ ۳ روپے
بابت فروری، مارچ ۹۰ء

اڑیسہ کے ایک گمراہ پیر جناب نسیم اختر کے خلاف
اکابر علماء اہل سنت کا واضح فیصلہ

چیف ایڈیٹر
سید محمد حسینی اشرفی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ شمسیہ رائچور و استاذ دار العلوم امجدیہ، ناگپور۔
ایڈیٹر — سید اشرف رضا رائچوری
معاون ایڈیٹر — حاجی محمد یسین پہلوان ناگپوری
پتہ: ایڈیٹر سنی آواز، دار العلوم امجدیہ، گانجہ کھیت ناگپور
مکتبہ سنی آواز ۷/۷۵۴-۵ خویلی روضہ خورد گلبرگہ - ۵۸۵۱۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گل و برگ — اداریہ

ایک فتنہ کا سدّ باب

صوبہ اڑیسہ کے شہر بھدرک، بالاسور اور انکے اطراف میں ایک پیر بنام نسیم اختر عرف سرکار اپنے غیر شرعی و گمراہ کن اقوال و افعال کے ذریعہ مسلمانان اہل سنت کے مابین منافرت کی بیج بو رہے ہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائیوں کو شریعت اسلامیہ سے متنفر کرکے اپنی نام نہاد معرفت کا ڈھونگ رچا کر گمراہ و بے دین بنا رہے ہیں۔ جب ہمیں ہندوستان کے متعدد کثیر الاشاعت اخبار و رسائل سے ان کی ریشہ دوانیوں کا علم ہوا تو ہم نے سیدی مجاہد ملت کیطرف منسوب تنظیم حبیبی سنی جماعت شہر بالاسور اڑیسہ سے رابطہ قائم کیا اور اب تک کی جملہ کارئیوں اور انکی طرف منسوب جملہ اقوال و افعال پر مشتمل استفتے اور فتاوی، کھلا خط، علماء اہلسنت کی رپورٹ وغیرہ ہم نے اس سے طلب کیا تو اس نے ہمیں جو دستاویزات روانہ کئے انہیں دیکھنے اور پڑھنے کے بعد ہم یہ باور کرنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ وہ عظیم فتنہ ہے جسکا سد باب از حد ضروری ہے۔ اگر اس کے خلاف فوراً اقدام نہ کیا گیا اور عوام کو علماء اہل سنت کے شرعی فیصلوں سے آگاہ نہ کیا گیا تو وہاں کی سنیت کیلئے مستقبل بڑا بھیانک ہوگا۔

اس سلسلے میں ہماری تنظیم سنی انجمن اتحاد المومنین رجسٹرڈ ۴۶۳/۸۰ ناگپور کی ایک خصوصی نشست ہوئی اس میں یہ طے ہوا کہ نسیم صاحب سے

ہندوستان کے اکابر علمائے اہل سنت و مفتیان کرام کا

واضح فیصلہ

"جناب نسیم اختر صاحب عرف سرکار کے اقوال فقہاء کے نزدیک کفری حدوں کو چھو رہے ہیں اور وہ فسق و فجور میں مبتلا گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ ان پر لازم ہیکہ توبہ و تجدید ایمان وغیرہ کریں۔ ورنہ مسلمان اُن کا اور انکے ہمنواؤں کا بائیکاٹ کریں۔"

زیر اہتمام

سنی انجمن اتحاد المومنین رجسٹرڈ

رسالدار اکھاڑا، قدوائی روڈ مومن پورہ
ناگپور، مہاراشٹر۔

سے متعلق جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری صاحب قبلہ کا فیصلہ اور اس پر علماء کرام و مفتیان عظام کی تصدیقات کو بذریعہ پوسٹر شائع کیا جائے، اور ان سے متعلق جملہ گمراہ کن اقوال و افعال پر مشتمل استفتے اور انکے فتاوی وغیرہ کو پورے مالہ وما علیہ کے ساتھ کتابی شکل دے کر ماہنامہ "سنی آواز" کا خصوصی نمبر بنا کر شائع کر دیا جائے تاکہ انکی ضلالت و گمراہی واشگاف ہو جائے اور عوام اہلسنّت ایسے گمراہ سے من کل الوجوہ اجتناب کر سکیں اور انکے ایمان کا تحفظ ہو سکے اسی جذبۂ دینی نے ہمیں اکسایا تو ہم خلوص وللّہیت اور دیانت داری کے ساتھ اسکی اشاعت کر رہے ہیں — ہر چند کہ اس کی تصحیح وغیرہ میں پوری عرق ریزی کی گئی ہے تاہم اگر کسی کو شرعاً کوئی خامی نظر آئے تو ہمیں مطلع کریں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جا سکے — خدائے قدیر سنیوں کے ایمان و عقیدے کا تحفظ فرمائے — اور ہماری تنظیم کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے — نیز مسلک رضویت کے تحفظ اور اس کے معاندین کے خلاف کارروائی کی توفیق دے — آمین — بجاہ حبیبہٖ و نبیہٖ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :- فقط

حاجی محمد یسین پہلوان اشرفی ناگپوری
معاون ایڈیٹر ماہنامہ "سنی آواز" ناگپور و
صدر سنی انجمن اتحاد المومنین ہسالدار
اکھاڑا - قدوائی روڈ، مومن پورہ
ناگپور ۱۸ - مہاراشٹر

آقائے نعمت سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات ظاہری میں چھپرا صوبہ بہار کے باشندہ جناب نسیم اختر عرف سرکار شہر بھدرک اڑیسہ میں آکر رہنے لگے۔ موصوف سید اور اولاد غوث ہونے کے دعویدار ہیں۔ ان کے بال لمبائی میں عورتوں کے بالوں سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔ جیسا کہ مشہور رہتے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ پر ان کے تفقہ کے باوجود احکام حقیقت کا غلبہ اکثر رہتا تھا۔ آپ نسیم اختر موصوف کی تعظیم کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام قشیری قدس سرہ فرماتے ہیں من کان بحق لا یستعصی علیہ شئی اصطلاحات صوفیہ کے پیش نظر ایسے حضرات کے بہت سے اقوال و افعال کو ارباب حقیقت معصیت سے تعبیر نہیں کرتے خواہ وہ شرعاً معصیت ہی کیوں نہ ہوں لیکن اسوقت صرف گیسو درازی ہی تھی نہ کہ کفر و ضلالت کی حد تک زبان درازی — پھر آج ان کے جن افعال قبیحہ محرمہ کا بازار گرم ہے حضور مجاہد ملت کے سامنے انکا وجود بھی نہ تھا۔ ہو سکتا ہے پوشیدہ رہے ہوں ظاہر اب ہوئے ہوں پھر سیادت اور حضور غوث اعظم کی فرزندی کا دعوی۔ ان حالات میں اس تعظیم کی وجہ سے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کو موردِ الزام قرار دینا کیسے درست ہو سکتا ہے ؟ اسی سلسلے میں جناب نسیم اختر صاحب کے بعض معتقدین نے حضور مجاہد ملت اور حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی علیہما الرحمہ کے مذکورہ احترام کا حوالہ دیتے ہوئے ماہر ہشت لسان حضرت علامہ عاشق الرحمان صاحب تلمیذ و خلیفہ حضور مجاہد ملت سے استفتاء کیا (جو بعینہ جواب استفتاء کے ساتھ اسی کتاب میں ہدیہ ناظرین ضرور کیا جائیگا۔)

اس عالم میں جناب نسیم صاحب موصوف نے بھدرک و اطراف میں جھاڑ پھونک کا بازار گرم کرلیا۔ عوام کالانعام نے ایک طرف ان کے جھاڑ پھونک کے بازار کو گرم پایا تو دوسری طرف ان کو حضور مجاہد ملت کا محترم! اور پھر ۶ / جمادی الاولی سنہ ۱۴۰۱ھ میں حضور مجاہد ملت دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رخصت فرما گئے — جناب نسیم اختر موصوف کی جو باتیں حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد ظاہر ہوئیں وہ یہ ہیں — اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ نماز میں امامت کرنا، علم دین سے دور کا علاقہ نہ رکھتے ہوئے وعظ کہنا، بلکہ فتوی صادر کرنا، پیری مریدی کا بازار گرم کرنا، فوٹو کھینچوانا، غیر شرعی گانا سننا، ٹی، وی دیکھنا، تنہائی میں بے پردہ غیر محرم عورتوں سے میل جول رکھنا، شریعت کو اپنی جاگیر سمجھ کر حسب خواہش عمل کرنا اور کروانا، پاسبانان شریعت کے ارشادات کو ماننے سے یکسر انکار کردینا، انکو ان کے عالم ہونے کی حیثیت سے بھی خاطر میں نہ لانا، اور ایسے اقوال صادر کرنا جو خالص کفر و گمرہی پر مشتمل بلکہ افتراء علی اللہ پر متضمن ہوں وغیرہ وغیرہ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ ہے کہ انھوں نے ایک دیہات جس پر مصر کا اطلاق کسی بھی طرح صحیح نہیں۔ جہاں غیر مسلموں کے بیچ میں دو چار گھر مسلمانوں کے رہ گئے ہیں وہاں محض ایک بزرگ کا مزار ہونے کی وجہ سے جب جمعہ کے دن عرس پڑا تو شریعت مطہرہ کی قطعاً کوئی پرواہ کئے بغیر انھوں نے بے دھڑک نماز جمعہ قائم کی — اطلاع کے بعد افقہ علماء اڑیسہ تلمیذ و خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ سید عبد القدوس صاحب بھدرکی المعروف بمفتئ اعظم اڑیسہ جناب نسیم اختر صاحب کی سرکار میں پہونچے (جنھوں نے اپنے کو سرکار کے نام سے مشہور کر رکھا ہے) حکم شرعی سے مطلع کرنے اور شرعی غلطی سرزد ہو جانے کی خبر دینے پر جناب نسیم صاحب موصوف یوں

گویا ہوئے "میں نے جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے۔ میں کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتا مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتوی دیکر سولی پہ چڑھا دیا"۔

اور پھر یہ ایک نزاع کی صورت اختیار کر گیا۔ ایک طرف تعویذ گنڈے میں ماہر نسیم صاحب موصوف کے دام صید میں پھنسے ہوئے اڑیسہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جنھوں نے حضور مجاہد ملت کی حیات ظاہری میں آپ کو نسیم صاحب موصوف کا احترام کرتے ہوئے دیکھا تھا حضرت مفتی صاحب سے برگشتہ خاطر ہو گئے، اور دوسری طرف نسیم صاحب موصوف کے وہ ناشائستہ افعال اور بے ہودہ اقوال (جن پر مشتمل استفتے اور علماء اہل سنت کے فتاوے ذیل میں آرہے ہیں) کموں (پوشیدگی) سے بروز (ظہور) میں آگئے، اور پاس شریعت رکھنے والے علماء اور عوام حضرت مفتی صاحب کو حامئی شریعت پاکر نسیم صاحب موصوف سے متنفر ہو گئے — تنازع کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ اسی اثناء میں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی قائم کردہ تنظیم "حبیبی سنی جماعت"، شہر بالاسور اڑیسہ جو علاقے میں تبلیغ و سنیت کے فرائض انجام دیتی ہے اس کے بعض پروگراموں کا یہ کہہ کر بائیکاٹ کیا گیا کہ آپ لوگ "سرکار" کے مخالف ہیں — لہذا آپ حضرات تبلیغ کی خدمات انجام نہیں دے سکتے۔ تو اس تنظیم کے بعض عہدہ دار اور ممبران نے وفد کی صورت میں جناب نسیم صاحب موصوف سے ان کی جائے قیام شیخ شاہی مسجد بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ میں پہونچ کر گفت و شنید کے ذریعہ مسئلہ کو حل کرنا چاہا چنانچہ یکم شعبان المعظم سنہ ۱۴۰۸ھ کو نسیم صاحب کی سرکار میں یہ وفد پہونچا تو انھوں نے سنجیدگی سے کوئی گفتگو کرنے کی بجائے وفد کے افراد کے سامنے حبیبی سنی جماعت کے نام یہ فرمان جاری کیا اور کہا "ہم حبیبی سنی جماعت والوں کو نہیں مانتے، حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں—"

ان باتوں کو سن کر وہ وفد الٹے پاؤں واپس ہو گیا۔ اس کے بعد تنظیم مذکور کے صدر نے میٹنگ میں پاس شدہ تجویز کے تحت یہ خط جناب نسیم صاحب موصوف کے نام رجسٹری ڈاک سے ارسال کیا :-

۴۸۶

محترم سید نسیم اختر قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ !

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

بحیثیت صدر حبیبی سنی جماعت بالیسر آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ جماعت کی جانب سے چند عہدیداران اپنی جماعت کی میٹنگ کی ریزولیشن کے تحت آپ سے ملاقات اور بے بنیاد خواہ مخواہ کی پروپیگنڈا اور شکایت کی دوری کے لئے خدمت عالیہ میں گذشتہ یکم شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ بروز اتوار حاضر ہوئے تھے۔ ان میں سے آپ نے ہمارے مشیر اعلیٰ الحاج عبدالستار صاحب و الحاج لقمان علی صاحب کو موقع عنایت فرمایا اور دیگر حضرات یعنی الحاج عثمان علی صاحب، الحاج عثمان غنی صاحب، الحاج عبدالسلیم خاں صاحب الحاج غلام صادق صاحب، عبدالمجید خاں صاحب و لیاقت علی صاحب اجازت نہ ملنے پر باہر کھڑے رہے :-

بہت ہی افسوس کے ساتھ یہ تحریر کرنا پڑتا ہے کہ آپ نے ہمارے اندر وہ کونسی خامیاں، غلطیاں و بے ادبیاں ہیں۔ انکی نشاندہی نہیں فرمائی اگر شرعی طور پر خامیوں کی نشاندہی آپ فرماتے تو ہم سبھی آپکے سامنے از روئے شریعت سزا کے مستحق اور توبہ و استغفار ضرور کر لیتے اور آج بھی تیار ہیں۔ حضرت سے جھڑکیاں کھانے کے بعد بالآخر جبکہ الحاج عبد الستار صاحب اور الحاج لقمان علی صاحب الوداعی کے وقت قدمبوسی

و مصافحہ کے لئے ہاتھوں کو آپکی طرف بڑھایا تو آپ نے یہ فرما کر مصافحہ کا موقع عنایت نہ فرمایا کہ ہم مصافحہ نہیں کرتے۔ ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے، اور حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں "

اب حضور سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ براہ کرم واپسی ڈاک سے اوّل فرصت میں ہمارا کفر ثابت فرما دیں تاکہ ہم جماعت کے تمامی اراکین تجدید ایمان و نکاح کر سکیں۔ امید قوی ہے کہ آپ ہمارے اس عریضہ پر خصوصی توجہ فرمائیں گے کیونکہ کفر و ایمان کا مسئلہ ہے۔ اگر خدانخواستہ ایک ہفتہ کے درمیان ہمیں کوئی جواب موصول نہ ہوا تو ہم سبھی یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہمارا کفر آپ کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ اور شریعت کا مسئلہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا۔

غلطی اور بے ادبی کیلئے معذرت خواہ ہوں۔

فقط والسلام

دستخط (ڈاکٹر الحاج شیخ احمد قادری)

صدر حبیبی سنی جماعت، بالیسر مع مہر تنظیم

یہ خط بذریعہ رجسٹری ڈاک (Rajistered with A.D.) مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو نیا بازار، بالاسور پوسٹ آفس سے روانہ کیا گیا تھا۔ ہفتوں انتظار کے بعد جب A.D. دستیاب نہ ہوئی تو پوسٹل سپرینٹنڈنٹ سے معلومات کرنے پر محکمۂ ڈاک کی طرف سے اس بات کی تصدیق کی گئی کہ خود نسیم صاحب موصوف نے اس رجسٹری خط کو وصول کیا ہے۔

پوسٹل سپرینٹنڈنٹ کی جانب سے جو تحریر دستیاب ہوئی وہ یہ ہے :-

INDIAN POST AND TELEGRAPH DEPARTT.

To Dr. SK. Ahmad,
Aradbazar, Balasore

No. CR4/7-4188

Dated at Balasore Dt. 3.6.88.

Subject: Non delivery of Nayabazar Balasore RL No. 1467 dt. 23.3.88 addressed to Janab Syed Nasim Akhtar Quadri Sb Shaikh Sahi Masjid, Bhadrak.

Sir,

On enquiry it revealed that the RL under reference was delivered to the above addressee on 24.3.88. A certified copy of the addressee's signed receipt is enclosed.

The inconvenience caused to you, in the matter, is regretted.

The case is treated as closed at this end.

Yours faithfully,
Sd/- Illegible,
Office SEAL of
Superintendant of Post Office, Balasore Distt.

Enclo: As above.

Attested Copy
SEAL

RL1467 dt 23.3.88.
Nayabazar/BLS
Delivered on 24.3.88.
Sd/- Sayed Nasim Akhtar Quadri. 24.3.88

SEAL of Bhadrak Post office

تنظیم کے اراکین کو پوسٹل سپرینٹنڈنٹ کی جانب سے جناب نسیم صاحب کو اس خط کے مل جانے پر یقین ہو جانے کے بعد شرعی تقاضوں کے تحت تنظیم کے اراکین نے مرکز اہل سنّت سے رابطہ قائم کیا اور جانشین حضور مفتئ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری صدر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف سے استفتاء پیش کر کے فتوی حاصل کیا۔ بعینہ استفتاء مع جواب درج ذیل ہے :-

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی قائم کردہ ایک تنظیم بنام حبیبی سنی جماعت قائم ہے جو تبلیغ و اشاعت دین کے فرائض انجام دیتی رہتی ہے اس تنظیم کے تمام اراکین حضور مجاہد ملت کے مریدین یا معتقدین ہیں۔ بھدرک اڑیسہ میں ایک غیر عالم پیر صاحب رہتے ہیں ان کے ماننے والوں نے اس تنظیم کا بائیکاٹ کیا تو اس تنظیم کے کلیدی عہدیداروں کا ایک وفد (جن میں اکثر حجاج کرام اور سبھی متشرع تھے) برائے افہام و تفہیم پیر صاحب موصوف سے ملاقات کے لئے ان کے مسکن پہ پہونچا۔ وفد کے تمام لوگوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں ملی بڑی مشکل سے صرف دو آدمیوں کو باریابی نصیب ہوئی۔ تو پیر صاحب موصوف نے انھیں جھڑکیاں دیں اور اپنے جلال کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ جھڑکیاں کھانے کے بعد وہاں سے واپس ہونے سے پہلے جب مصافحہ کے لئے ان دونوں نے ہاتھ بڑھایا تو انھوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں۔" اس کے بعد حبیبی سنی جماعت کے ریزولیشن کے تحت صدر تنظیم ہذا نے ایک رجسٹری خط ان کی خدمت میں بھیجا کہ ہمارے کفر کو واضح کیجئے تاکہ ہم توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح کر سکیں اور اگر ایک ہفتہ

کے اندر جواب نہ آیا تو ہم یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوں گے کہ ہمارا کفر کچھ بھی نہیں ہے، اور شریعت کا مسئلہ اپنی جگہہ پر قائم رہے گا۔ تقریبًا مہینہ سوا مہینہ کا عرصہ گذر چکا ہے پیر صاحب موصوف سے اس سلسلے کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنّی مسلمانوں کو کافر کہہ دینے کیوجہ سے پیر صاحب پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے۔ کیا ان سے مرید ہونا، ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا از روئے شرع درست ہے اور اب تک جتنی نمازیں انکی اقتداء میں پڑھی گئیں اور جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور ایسی تنظیم کا بائیکاٹ کرنے والوں کیلئے کیا حکم ہے۔؟ جواب بالتفصیل قرآن و حدیث اور فقہہ حنفی کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

المستفتیان

دستخط (حاجی لقمان، حاجی عبد الستار حبیبی، حاجی عثمان غنی حبیبی، حاجی سلیم حبیبی، حاجی عثمان علی حبیبی، لیاقت علی حبیبی)

۸۶/۹۲ الجواب حدیث میں ہے ایما مسلم قال لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما ان کان کما قال والا حارت علیه جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دو میں ایک ضرور کافر ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائیگا۔ فقہائے کرام نے اس حدیث کے ظاہر کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا جو بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور متکلمین کے نزدیک تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر قائل نے یہ جملہ دشنام کے طور پر کہا تو سخت گنہگار ہوا مگر کافر نہ ہوگا اور مسلم کو کافر جان کر بے وجہ مکفر یہ لفظ کہا تو قطعًا کفر ہے۔ بہر حال بر تقدیر صدق سوال و ثبوت مقال قائل پر دونوں صورتوں میں توبہ لازم ہے

اور تجدید ایمان بھی کرے درمختار میں ہے وما فیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة و تجدید النکاح" اور ان سے مرید ہونا اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے اب تک جتنی نمازیں پڑھی گئیں دھرائی جائیں اور ان کی بیعت فسخ ہوگئی جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں وہ کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہو سکتے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم

دستخط (فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۲ رمضان ۱۴۰۸ھ
(مہر مرکزی دار الافتاء بریلی شریف)

تصدیقات

۱۔ شہزادۂ مصنف قانون شریعت حضرت مولانا مفتی محی الدین احمد ہشام جعفری
مہتمم دار العلوم حنفیہ۔ جون پور۔ یو پی۔

۲۔ حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ صاحب قادری شیخ الحدیث
دار العلوم غریب نواز۔ الہ آباد۔ یوپی۔

۳۔ حضرت مولانا مفتی امان الرب صاحب ہزاری باغ۔ بہار۔

تنظیم کے اراکین کو حضرت علامہ ازہری صاحب کا مبارک فتوی جب دستیاب ہوگیا تو انھوں نے مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۸۸ء کو ایک خط کے ساتھ اس فتوی کو جناب نسیم اختر صاحب موصوف کے نام رجسٹرڈ مع اے ڈی کیا۔ وہ رجسٹری خط ڈاکخانہ کی طرف سے مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۸۸ء کو Refused لکھ کر واپس کر دیا گیا۔ جس کی نقل درج ذیل ہے۔ آج بھی وہ رجسٹرڈ ملفوف ویسے ہی تنظیم کی فائل میں موجود ہے — پھر اس فتوی کو ایک ضروری نوٹ لگا کر ائمہ مساجد، انجمنیں اور مسلمانوں میں اسکی اشاعت کر دی گئی:- ضروری نوٹ:- یہ استفتاء جناب نسیم اختر صاحب

۱۲

عرف سرکار سے متعلق ہے جو کچھ بھی حکم شرعی عائد ہوا ہے وہ سید نسیم صاحب
پر ہے لہٰذا ان کے مریدین و معتقدین کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔
اطلاعاً عرض ہے۔ (مہر حبیبی سنی جماعت۔ بالاسور)

बीमा नहीं NOT INSURED | क्रमांक/No. 1467

लगाये गये डाक टिकटों का मूल्य, रु० पै०
Amount of Stamps affixed, Rs. 5 60

एक रजिस्ट्री ..... प्राप्त किया
Received a Registered* L/AD

पानेवाले का नाम Janab Syed Nash[illegible]
Addressed to Shaikh Sahi Akhtar Qadri Sb.
At. Shaikh [illegible]
P.O. Bhadrak

तारीख मोहर
Date Stamp

प्रेषक डाकघर की नाम-मोहर
Name-stamp of office of posting

Date-stamp

Md. Usman Ali
Secretary Habibi Sunni Jamaat
Tailors New unique
Kachery Road Bls

ACKNOWLEDGMENT

No. 2223

Janab Seyed Nashim Akhtar Quadery
Shaikh Shahi Masjid
At. Shaikh Shahi
P.O. Bhadrak

From:
Md. Usman Ali
Secy. Habibi Sunni Jamaat
Tailors New Unique
Kachery Road
Balasore
756001.

Register with A.D.

Regd. No. 2223 11/5/95

Janab Sayed Nashim Akhtar Quadery
Shaikh Shahi Masjid
At. Shaikh Shahi
P.O. Bhadrak
Dt. Balasore

ADDITIONAL COURT

پورے چھ مہینوں کے بعد ۱۰/ستمبر ۸۸ء کو جناب نسیم اختر صاحب کے دستخط پر مشتمل یہ رقعہ دستیاب ہوا :-

۱۰/ستمبر ۱۹۸۸ء ، ۸۶

جناب عبدالمجید صاحب جناب یٰسین علی اور جناب حافظ محمد صدیق کے حاضری میں حضور قبلہ سرکار نسیم اختر صاحب القادری نے زبان بندی دی۔ ہمنے حبیبی سنی جماعت کو کافر نہیں کہا۔ بلکہ ہمنے یہ کہا کہ حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتا۔ بلکہ ہمکو کافر جہنمی کہا گیا۔

آپ کس سے بات کرنے آئے ہیں۔ ہم سے مصافحہ کیسا ؟

دستخط (سرکار سید شاہ نسیم اختر قادری)

شب ۱۰/۹/۸۸ء

دستخط (محمد صدیق)

(〃) (یٰسین علی)

(〃) (میر عبدالمجید)

جناب نسیم اختر صاحب کی جانب سے حبیبی سنی جماعت کو کافر کہنے سے انکار پر مشتمل جب یہ رقعہ دستیاب ہوا تو پھر درج ذیل استفتاء کرتے ہوئے مفتیان کرام سے فتوی حاصل کیا گیا۔ استفتاء اور فتوی بلفظہ یہ ہے :-

۷۸۶
۹۲
۱۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ زید جو بے علم پیر اور صوفی ہے عورتوں جیسا لمبا بال بھی رکھتا ہے عورتوں کی جھرمٹ میں رہتا ہے۔ کوئی عالم کوئی مفتی کو نہیں مانتا، مسائل شرعیہ میں من مانی مداخلت کرتا ہے، اسی نے ایک موقع پر حضور مجاہد ملت کی قائم کردہ تنظیم "حبیبی سنی جماعت" کے چند عہدہ داران کو کہا۔ "ہم

حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے، حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں۔ اس پر حبیبی سنی جماعت بالیسر کے صدر نے ایک خط رجسٹری ڈاک سے اس مضمون کا زید موصوف کے پاس روانہ کیا۔ آپ نے حبیبی سنی جماعت والوں کو کافر کہا ہے آپ ہمیں ہمارے کفر سے مطلع کیجئے تاکہ ہم توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح کر سکیں۔ اور اگر خدا نخواستہ ایک ہفتہ تک آپ کا کوئی جواب نہیں آیا تو ہم یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہونگے کہ ہمارا کفر کچھ بھی نہیں ہے اور شریعت کا مسئلہ اپنی جگہ قائم رہے گا۔ اس خط کو زید موصوف نے وصول بھی کیا لیکن سوا مہینہ تک جب اس کا کوئی جواب نہیں آیا تو حبیبی سنی جماعت کے لوگوں نے بریلی شریف سے فتوی منگوالیا۔ سب سے پہلے اس فتوی کی زیرکس کاپی زید موصوف کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجی گئی لیکن موصوف نے لینے سے انکار کر دیا چونکہ زید پر جو شرعی احکام وارد ہوئے وہ عوام سے متعلق تھے اس لئے اطلاع عام کے لئے مختلف مساجد اور انجمنوں کے نام وہ فتوی بھیجدیا گیا دریں اثناء کئی بار شہر بالاسور میں موصوف کا نزول بھی ہوا۔ انھوں نے تقریریں بھی کیں جب لوگوں نے اس سلسلے میں ان سے دریافت کیا تو انھوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ "اس معاملہ میں خاموش رہو۔ جو کچھ ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔" اور کبھی بھی انھوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے حبیبی سنی جماعت والوں کو کافر نہیں کہا ہے چنانچہ علامہ ازہری و دیگر مفتیان کرام کو دو روزہ جلسہ کے لئے مدعو کیا گیا۔ علماء کرام نے بے علم صوفی اور پیر کے سلسلے میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کی روشنی میں کافی حد تک وضاحت فرما دی اس کے بعد کچھ عوامی دباؤ پڑا تو زید موصوف کی طرف سے یہ رقعہ عوام میں بانٹا گیا۔ "ہم نے حبیبی سنی جماعت کو کافر نہیں کہا بلکہ ہم نے یہ کہا ہے کہ "حبیبی سنی جماعت کو نہیں

مانتا۔" اب دریافت طلب امور یہ ہیں :-

١ر کیا صورت مسئولہ میں حبیبی سنی جماعت کے دو عہدہ داروں کا دعوی
جو چند عادل گواہوں سے ثابت ہے۔ اسے تسلیم کیا جائیگا یا زید کا اس
حال میں انکار قابل اعتبار ہوگا۔ واضح رہے کہ مدعیان اور گواہان سبھی متشرع
اور اکثر حجاج کرام ہیں۔

٢ر عمر کہتا ہے زید موصوف کا اس مسئلہ میں مستقل خاموش رہنا اور
بعد میں انکار کرنا ہرگز شرعاً قبول نہیں کیا جا سکتا جبکہ زید فاسق معلن ہے
اور مدعیان متشرع۔ اور مدعیوں نے خانقاہ امجھر کے سجادہ نشین سید
جلال الدین ابدال قادری کی موجودگی میں حلفاً اپنی زبان بندی دی ہے
جسے قلمبند بھی کیا گیا ہے جیسا کہ استفتی میں درج ہے۔ عمر یہ بھی
کہتا ہے کہ زید نے حلفاً انکار نہیں کیا اور اگر حلفاً بھی انکار کرتا تو
بھی شرعاً قابل اعتبار نہ ہوتا اس لئے کہ "البینۃ علی المدعی و
الیمین علی من انکر" کیا عمر کا یہ کہنا شرعاً درست ہے؟ کیا
زید کے مذکورہ بیان سے (جو کہ طویل خاموشی (تقریباً چھ ماہ) کے بعد شائع
ہوا) حبیبی سنی جماعت والوں پر کوئی حکم شرعی عائد ہوگا ؟

٣ر ایسی حالت میں زید سے مرید ہونا، اس کی اقتداء میں نماز
پڑھنی اور اس کی تعظیم و تکریم کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے ؟ اور جو
لوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں انکا کیا ہوگا ؟ نیز یہ بتلائیں کہ اگر
زید سید فاسق معلن ہو تو اس کی تعظیم کی جا سکتی ہے یا نہیں ؟
اور اگر سید (معاذ اللہ) گمراہ یا کافر فقہی ہو جائے تو پھر بھی کیا
اس کی تعظیم واجب ہے ؟ فقط والسلام بینوا و توجروا

شیخ لیاقت علی حبیبی، محمد شمس الدین رضوی

الجواب کسی سنی صحیح الایمان مسلمان کو اعتقاداً کافر کہنا خود ٨٦/٩٣
کافر ہونا ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرئ
قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما فان کان کما قال والا رجعت
علیہ جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے
جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اس قائل پر پلٹ آئیگی درمختار میں
ہے عزر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم و
الا لا بہ شامی وغیرہ میں ہے لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد
اعتقد دین الاسلام کفر۔

اب اگر زید انکار کر رہا ہے تو یہ انکار مسموع ہوگا کہ اسے توبہ
قرار دے دیا جائے گا اگرچہ گواہان عادل سے اسکا ارتداد ثابت ہو
یعنی یہ انکار صرف قتل سے بچا لیگا۔ باقی احکام ارتداد کے جاری ہونگے
مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائیگی جو کچھ اعمال کئے سب اکارت
ہو جائیں گے۔ درمختار ص٢٢٣ میں ہے شہدوا علی مسلم بالردۃ
وھو منکر لا یتعرض لہ لا لتکذیب الشھود العدول بل لان
انکارہ توبۃ ورجوع یعنی فیمتنع القتل فقط ویثبت بقیۃ
احکام المرتد کحبط عمل وبطلان وقف وبینونۃ زوجۃ
اس کا انکار بمنزلہ توبہ ہے۔ گواہان عادل کی تکذیب نہیں۔ اس
حال میں اس کی اقتداء کرنا، تعظیم و تکریم بجا لانا درست نہ ہوگا
اور مریدین فسخ بیعت کرکے کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہو جائیں

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ دستخط (عزیز احسن رضوی عفی عنہ)

مہر دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

تصدیقات :-

۱۔ صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم دستخط (فقیر محمد اختر رضا خاں الازہری قادری غفرلہ)
بریلی شریف مع مہر

۲۔ الجواب صحیح وصواب۔ دستخط (محمد زین العابدین غفرلہ)
مفتی وصدر مدرس دار العلوم حنفیہ شہر جون پور (یوپی)

۳۔ ما اجاب فقد اصاب۔ دستخط (ثناء المصطفےٰ امجدی) صدر قاضی
ادارہ شرعیہ۔ مغربی بنگال۔ کلکتہ۔

اس کے علاوہ جناب نسیم اختر عرف سرکار سے متعلق بعض افعال و اقوال پر مشتمل استفتے اور مفتیان کرام کے فتادی ملک کے مشاہیر علمائے کرام ومشائخ عظام کی تصدیقات کے ساتھ درج ذیل ہیں:-

۲۴۴/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ

۱۔ ہمارے یہاں بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ میں ایک غیر عالم پیر ہیں جو خود کو اولاد غوث کہتے ہیں اور تعویذ گنڈے میں اس قدر ماہر ہیں کہ روزانہ سیکڑوں افراد کی لائن لگتی ہے جنمیں عورت ومرد سبھی ہوتے ہیں لیکن عورت کی لائن الگ لگتی ہے عورتیں پیر صاحب کی قدمبوسی بھی کرتی رہتی ہیں۔

۲۔ ہمارے یہاں ایک دیہات ہے جہاں ایک بہت بڑے بزرگ کا مزار پاک ہے اور جہاں صرف ہندؤں کی آبادی ہے۔ دو ایک گھر مسلمانوں کے ہیں جو اس مزار کی مجاوری کرتے ہیں وہاں کوئی مسجد نہیں ہے ایکبار صاحب مزار کا عرس جمعہ کے دن پڑا۔ پیر صاحب موصوف نے اس دیہات میں اینٹ وغیرہ رکھ کر منبر بنایا اور عارضی جمعہ قائم کی۔ چند روز کے بعد پیر صاحب موصوف سے ہمارے علاقہ کے مفتی صاحب قبلہ نے ملاقات کی اور انھیں شرعی

مسئلہ سے آگاہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ دیہات میں جمعہ کی نماز قائم کرنا جائز نہیں اور اس سے ظہر ساقط نہیں ہوتی اس پر پیر صاحب موصوف نے برہم ہوکر یہ جواب دیا کہ "میں نے جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے، ہم کسی عالم ومفتی کو نہیں مانتے، مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتوی دے کر انھیں دار پر چڑھا دیا۔ میں صرف مجاہد ملت، مفتی اعظم ہند کو مانتا ہوں، کیا وہ قبر سے آکر فتوی دیں گے۔ جہاں پر کسی بزرگ کا مزار ہو وہ دیہات نہیں بہت بڑا شہر ہے۔"

۳۔ پیر صاحب موصوف ایک مسجد کے احاطہ میں قیام پذیر ہیں۔ بسا اوقات مسجد کی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھتے ہیں اور بذریعہ ٹیپ رکارڈ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور کبھی کبھی قوال اور قوالہ کی مقابلہ والی کیسٹ پورے ساؤنڈ کے ساتھ سنتے ہیں۔

۴۔ پیر صاحب موصوف نے مسجد کے احاطہ کے اندر مسجد ہی کمرہ میں ایک ٹی، وی (T.V.) بھی نصب کر رکھا ہے۔

۵۔ پیر صاحب موصوف عورتوں کی طرح لمبے بال رکھے ہوئے ہیں۔ اور حضرت گیسو دراز کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔

۶۔ پیر صاحب موصوف کو علاقہ کے بھولے بھالے مسلمان ولی سمجھتے ہیں جس پر تنقید کرتے ہوئے ایکبار ایک عالم دین نے فرمایا۔ "خلاف شرع کام کرنے والا ہرگز ولی نہیں ہوسکتا۔" اور اس کے تعویذ کے اثرات سفلی عمل کے نتیجے بھی ہوسکتے ہیں۔" اس پر عوام الناس نے اپنی برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اس عالم دین سے سلام وکلام اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنی بند کر دی۔

۷۔ پیر صاحب موصوف اپنے [illegible] ان لوگوں کا بائیکاٹ کرنے کی ترغیب

دیتے ہیں جو ان کے ہر قول و فعل پر صاد نہیں کرتے۔ ہمارے علاقہ میں حضور مجاہد ملت کی قائم کردہ ایک تنظیم "حبیبی سنی جماعت" ہے جو علاقہ میں دین و سنیت کی تبلیغ کے فرائض انجام دیتی رہتی ہے۔ پیر صاحب موصوف کے ماننے والوں نے اس تنظیم کے پروگراموں کا بائیکاٹ کر دیا جس سے متاثر ہو کر تنظیم کے چند اہم عہدیداران گفت و شنید کے لئے پیر صاحب کی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے اندر اور ہماری تنظیم کے اندر وہ کیا کیا شرعی خامیاں ہیں؟ جن کی وجہ سے ہمارا بائیکاٹ کیا گیا۔ براہ کرم نشاندہی فرما دیں۔ تاکہ ہم اپنی شرعی خامیوں کو درست کر لیں"۔ تو پیر صاحب نے انتہائی تلخ لب و لہجہ میں انھیں ڈانٹا پھٹکارا مگر موصوف شرعی خامی بتانے سے قاصر رہے۔ دم اخیر ان عہدہ داران نے الوداعی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو پیر صاحب موصوف نے یہ کہہ کر مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا کہ "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے اور حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں اور تم جیسے کافروں سے کیا قدمبوسی؟

۸۔ ایک مزار کی تعمیر و توسیع کے وقت پیر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ مزار کی حاضری میں جتنا مردوں کا حق ہے اتنا ہی عورتوں کا حق ہے لہٰذا ان کی حاضری کے لئے بھی جگہ رکھی جائے۔

نوٹ:۔ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ اپنی حیات ظاہری میں پیر صاحب موصوف کو سلام و قدمبوسی کرتے تھے۔ جبکہ اسوقت پیر صاحب موصوف کے صرف لمبے لمبے بال تھے اور دیگر غیر شرعی افعال کے مرتکب نہیں تھے۔ اب پیر صاحب کے مریدین و معتقدین حضرت مجاہد ملت کے اس فعل کو اپنے لئے دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ حضرت نے تعظیم کیا ہے لہٰذا ہم بھی تعظیم کریں گے۔

اب دریافت طلب امور یہ ہیں:۔

۱۔ (الف) عورتوں کا بے پردہ لائن پہ کھڑا ہونا شرعاً کیسا ہے؟ (ب) عورتوں کا پیر صاحب کی قدمبوسی کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

۸۶/۹۲ الجواب ۱۔ (الف) عورتوں پر پردہ فرض ہے لہٰذا انھیں بے پردہ لائن پہ کھڑا ہونا جائز نہیں ہے بلکہ حرام بدکام بدانجام ہے عورتوں کو حکم ہے کہ گھروں میں رہیں قال تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الآیۃ۔ لہٰذا انھیں جمعہ و جماعت اور محفل وعظ کی حاضری سے بھی شرعاً ممانعت ہوئی حالانکہ ان مواقع میں حاضری میں مصالح و منافع دینی ہیں مگر مفاسد پر نظر رکھتے ہوئے شرع نے اس سے منع فرمایا درمختار میں ہے ویکرہ حضورھن الجماعۃ ولو جمعۃ وعید و وعظ مطلقاً علی المذہب المفتی بہ۔ اشباہ میں ہے درء المفاسد اہم من جلب المصالح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ب) یہ بے پردگی سے زیادہ اشد و اخبث گناہ ہے کما فی الدر المختار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ (الف) مذکورہ دیہات میں جمعہ قائم کرنا از روئے شرع درست ہے؟

(ب) مفتی صاحب قبلہ اپنا فتویٰ بتانے میں حق بجانب ہیں یا نہیں؟

(ج) کیا اس دیہات میں جمعہ ادا کرنے والوں پر ظہر قضا کرنا واجب ہے؟

(د) پیر صاحب کا قول "ہم کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتے۔ مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتویٰ دے کر انھیں دار پہ چڑھا دیا"، شرعاً کیا ہے؟ اور کہنے والے پر حکم شرعی کیا عائد ہوتا ہے؟ (ہ) کیا دیہات کو کسی بزرگ کا مزار واقع ہونے کے سبب سے شرعاً شہر سمجھا جا سکتا ہے اگر ایسا نہیں تو کہنے والے پر حکم شرعی کیا عائد ہوگا؟

جواب ۲۔ (الف) نہیں اور تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت

دیکھیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ب) مفتی صاحب کا فتوی اور ارشاد حق و صواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ج) بیشک دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے جو بنام جمعہ دو رکعت پڑھ لینے سے ساقط نہیں ہوگا۔ حدیث میں ہے "لا جمعة ولا فطر ولا اضحیٰ ولا تشریق الا فی مصر جامع"، جمعہ اور عید فطر و اضحیٰ اور تکبیر تشریق شہر جامع کے سوا کہیں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (د) بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف کسی گناہ کی نسبت جائز نہیں ہے۔ احیاء العلوم پھر شرح فقہ اکبر میں ہے "لا یجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق" اگر شرعی طور پر یہ امر مسئول عنہ کے متعلق ثابت ہے تو وہ سخت ملزم ہے اور اس نے بہت سخت کلمہ بولا اور علماء دین کی سخت توہین کی لہٰذا اس پر توبہ لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور تجدید ایمان بھی کرے۔ اشباہ میں ہے "الاستہزاء بالعلم والعلماء کفر"۔ (ہ) نہیں اپنے والے نے غلط کہا اس پر توبہ لازم ہے کہ بے علم فتوی دینا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۔ مزامیر کے ساتھ قوالی سننا درآنحالیکہ قوالی کی آواز مسجد سے ٹکرا رہی ہو خصوصاً مسجد کی باؤنڈری میں قوال اور قوالہ کی چھیڑ خوانی والی آواز کو ٹیپ سے سننا شرعاً کیسا ہے؟

جواب ۳۔ حرام، بدکام، بدانجام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۔ مسجد کے کمرہ میں ٹی وی (T.V.) نصب کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ جواب ۴۔ ٹی وی بدترین آلہ لہو ہے۔ اسے مسجد کے کمرہ میں نصب کرنا اور زیادہ مذموم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵ (الف) عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنا شرعاً کیسا ہے۔ (ب) کیا حضرت

گیسو دراز نے عورتوں جیسا بال رکھا تھا؟ اگر نہیں تو حضرت گیسو دراز کو اپنے اس فعل پر دلیل بنانا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب ۵۔ (الف) حرام ہے کہ عورتوں کے ساتھ تشبہ شرعاً ممنوع و گناہ ہے اور حدیث میں عورتوں سے مشابہت کرنے پر لعنت وارد ہوئی ہے جسطرح مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ب) نہیں۔ اور اس پر انکو دلیل بنانا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۔ پیر صاحب موصوف پر عالم دین کی تنقید مذکور شرعاً درست ہے یا نہیں؟ جواب ۶۔ درست ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۔ (الف) سبب مذکور کی بنیاد پر کسی سنی تنظیم کا بائیکاٹ کرنا اور بائیکاٹ کی ترغیب دینا شرعاً کیسا ہے؟ (ب) جیبی سنی جماعت والوں کو کافر کہنے والوں پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے؟

جواب ۷۔ (الف) ناجائز و حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ب) حدیث میں ہے "ایما مسلم قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما ان کان کما قال والا حارت علیہ"۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دو میں ایک ضرور کافر ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائیگا۔ فقہائے کرام نے اس حدیث کے ظاہر کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا جو بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور متکلمین کے نزدیک تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر قائل نے یہ جملہ دشنام کے طور پر کہا تو سخت گنہگار رہوا مگر کافر نہ ہوگا اور اگر مسلم کو کافر جان کر بے وجہ مکفر یہ لفظ کہا تو قطعاً کفر ہے۔ بہر حال بر تقدیر صدق سوال و ثبوت مقال قائل پر توبہ

لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے۔ درمختار میں ہے وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبہ وتجدید النکاح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۔ (الف) مزار پر عورتوں کی حاضری اور ان کے لئے جگہہ کا تعین کیسا ہے؟ (ب) کیا مزار کی حاضری میں جتنا حق مردوں کا ہے اتنا ہی حق عورتوں کا بھی ہے؟ جواب نمبر ۸ (الف) ناجائز وحرام ہے اور جزئیہ اوپر گذرا، اور وہیں آیت کریمہ بھی درج ہوئی اور تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ ج ۴ دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ب) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۹۔ ایسے پیر کی تعظیم وغیرہ کے لئے سیدی مجاہد ملت کو دلیل بنانا کیسا ہے؟ جواب ۹۔ ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰۔ (الف) مذکورہ بالا اوصاف کے حامل پیر سے مرید ہونا کیسا ہے (ب) ان کی اقتداء میں کیا نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ (ج) جو لوگ مرید ہوچکے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ (د) اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتداء میں پڑھی گئیں ان نمازوں کے لئے حکم شرعی کیا ہے؟

فقط۔ بینوا وتوجروا

المستفیان حاجی لقمان، حاجی عبدالستار حبیبی، حاجی عثمان غنی حبیبی، حاجی سلیم حبیبی، حاجی عثمان علی حبیبی۔ لیاقت علی حبیبی وغیرہم۔

جواب ۱۰ (الف) (ب) ناجائز ہے اور انھیں امام بنانا حلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ج) ان کی بیعت فسخ ہوگئی وہ کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہوسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (د) دہرائی جائیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ دستخط مع مہر (فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ)

مشاہیر علماء اہل سنت کی تصدیقات

۱۔ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف (یوپی)

باسمہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاعلی

خدائے عزوجل اولیاء اللہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے والذین آمنوا وکانوا یتقون یعنی ولی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کئے (پ ۱۱ ع ۱۲) اور ارشاد فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے ولی صرف متقی لوگ ہیں (پ ۹ ع ۱۸) لھذا شخص مذکور کے بارے میں جتنی باتیں استفتاء میں لکھی گئی ہیں اگر واقعی یہ ساری باتیں اس کے اندر پائی جاتی ہیں تو وہ متقی نہیں ہے اور جب وہ متقی نہیں ہے تو اللہ کا ولی بھی نہیں ہے بلکہ شیطان کا ولی اور اس کا دوست ہے کہ اپنے قول وفعل سے شریعت کو بھی مسخ کر رہا ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے دور رہیں اور سختی کے ساتھ اس کا بائیکاٹ کریں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو سخت گنہگار ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (پ ۷ ع ۱۴) حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب کے جوابات صحیح ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ (دستخط مع مہر) جلال الدین احمد امجدی

۲۔ جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب مضطر مدیر عام الادارۃ الاسلامیہ، کشن گنج، پورنیہ۔ بہار

صح الجواب وھو تعالیٰ اعلم (دستخط مع مہر)

۳۔ حضرت علامہ مفتی محمد منصور صاحب رضوی امجدی دارالافتاء
دارالعلوم امجدیہ۔ ناگپور۔ مہاراشٹر۔

۷۸۶ سوالات میں جو الزامات درج ہیں اگر وہ شخص واقعی اس کا مرتکب ہے تو دین میں بہت بڑا فتنہ ہے وہ شخص اگر حسب شرع توبہ کرے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے تعلقات منقطع کر لیں جو مرید تھے وہ اس کی بیعت سے الگ ہو جائیں کسی سنی صحیح العقیدہ متشرع عالم دین پیر کے ہاتھ پر بیعت کر لیں اور یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ شخص لوگوں کو جہنم کی طرف گھسیٹ رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
دستخط مع مہر (محمد منصور رضوی امجدی غفرلہٗ)

۴۔ افقہ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب "مفتی اعظم مہاراشٹر"
الجواب صحیح، دستخط مع مہر (غلام محمد خاں غفرلہٗ۔)

۵۔ خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالرب صاحب حبیبی
امیر کل ہند تحریک خاکساران حق۔ مراد آباد (یو پی)

۶۔ اشرف العلماء حضرت علامہ محمد نجیب اشرف صاحب دارالعلوم امجدیہ ناگپور۔ جواب صحیح ہے (دستخط مع مہر)

۷۔ حضرت مولانا مفتی محمد یامین صاحب مفتی جامعہ حمیدیہ بنارس۔
الجواب ھو الجواب والمجیب ھو مصیب واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق و الصواب واقعی سیدی مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ ازہری میاں قبلہ مد ظلہ کا فتویٰ دافع طغوی مشتمل بر حق و رہنمائے حق و عین حق واحق بالقبول ہے۔ ہر مسلمان کے لئے واجب التسلیم ہے کہ بے شرع پیر ہرگز ہرگز بیعت وارشاد کے لائق نہیں۔ اس سے مرید ہونا تو کجا؟ عند الشرع اسکا بائیکاٹ لازم ہے۔ دستخط (محمد یامین مرادآبادی)

۸۔ حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ صاحب بلرام پوری شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز الہ آباد۔ (یو۔پی)
الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ دستخط محمد رحمت اللہ قادری

9۔ شہزادۂ مصنف قانون شریعت حضرت مولانا محی الدین احمد ہشام جعفری صاحب مہتمم دارالعلوم حنفیہ۔ جون پور (یو پی)
بحمدہ تعالیٰ فقیر نے استفتاء اور جواب استفتاء من اولہ الی آخرہ بغور پڑھا حضرت مفتی صاحب قبلہ نے شافی جواب تحریر فرمایا ہے مسلمانوں کو ایسے جاہل شخص سے بلا تاخیر اجتناب کرنا ضروری و لازم ہے بزرگوں کا مسلّم قول ہے اعرفوا الرجال بالحق لا الحق بالرجال حق کتاب اللہ جل جلالہ اور کتاب رسول علیہ السلام سے واضح بلکہ اوضح ہے۔ اور ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر انھی دونوں کی پیروی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم۔ دستخط مع مہر (فقیر محی الدین احمد ہشام)

۱۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد عزیز حسن رضوی مفتی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف: ان الحق والصواب صادر شیخنا المفتی الاعظم بالھند فی الاجوبۃ
دستخط مع مہر (محمد عزیز حسن رضوی عفی عنہ)

۱۱۔ حضرت مولانا صدیق عالم صاحب استاذ جامعہ فاروقیہ بنارس۔
الجواب صحیح۔ دستخط۔ (محمد صدیق عالم)

۱۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد ایوب مظہر صاحب شیخ الحدیث تنظیم المسلمین بائسی۔ پورنیہ۔ بہار۔ الجواب صحیح (دستخط

۱۳۔ حضرت مولانا مفتی قاضی شہید عالم صاحب مفتی مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں (یو۔پی) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔
دستخط (قاضی شہید عالم)

بعینہ یہی استفتاء فقیہ عصر، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی صدر دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے جب کیا گیا تو انھوں نے مفصل جواب سے نوازا۔ استفتاء و جواب ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:۔ (استفتاء مع سوال و جواب)

۱۔ (الف) عورتوں کا بے پردہ لائن پہ کھڑا ہونا کیسا ہے؟ (ب) عورتوں کا پیر صاحب کی قدم بوسی کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟۔

جواب ۱۔ (الف) ۷۸۶ الجواب کسی غیر محرم عورت سے قدمبوسی کرانا حرام و گناہ ہے۔ قدمبوسی کرنے والی عورتیں بھی گنہ گار ہیں اور قدم بوسی کرانے والا بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ (الف) مذکورہ دیہات میں جمعہ قائم کرنا از روئے شرع درست ہے؟ (ب) مفتی صاحب اپنا فتویٰ بتانے میں حق بجانب ہیں یا نہیں؟ (ج) کیا اس دیہات میں جمعہ ادا کرنے والوں پر ظہر قضا کرنا واجب ہے۔؟ (د) پیر صاحب کا قول "ہم کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتے، مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتوی دے کر انھیں دار پہ چڑھا دیا" شرعاً کیسا ہے۔؟ اور ایسا کہنے والے پر حکم شرعی کیا عائد ہوتا ہے؟ (ھ) کیا دیہات کو کسی بزرگ کا مزار واقع ہونے کے سبب سے شرعاً شہر سمجھا جا سکتا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو کہنے والے پر کیا حکم شرعی عائد ہوگا؟

جواب ۲۔ دیہات میں جمعہ صحیح نہیں۔ جمعہ صحیح ہونے کے لئے شہر یا قصبہ ہونا شرط ہے۔ حدیث میں ہے "لا جمعۃ ولا تشریق ولا اضحی ولا فطر الا فی مصر جامع"۔ دیہات محض کسی بزرگ کے مزار کی وجہ سے شہر نہیں ہو سکتا ہے اور نہ وہاں جمعہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ ہم کسی مفتی کو نہیں مانتے بہت بڑی جرأت اور بے باکی ہے۔ بلکہ قریب قریب گمراہی و کفر

قائل کے اسلوب کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ ان حضرات علماء کرام و مشائخ عظام کو بھی نہیں مانتا جنھوں نے حضرت منصور کے قتل کا فتوی دیا تھا۔ یہ یقیناً اس کی بہت بڑی بے باکی ہے۔ اور حضرت منصور کے خلاف جو محضر تیار ہوا تھا اس پر سید الاولیا حضرت سیدنا جنید بغدادی قدس سرہ کے بھی دستخط تھے جو سلسلہ قادریہ ہی نہیں دیگر سلاسل کے بھی شیخ ہیں۔ یہ شخص سوچے کہ اس نے کیا کہہ دیا۔ اس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت منصور کے خلاف جو فتوی دیا گیا وہ صحیح نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس عہد کے علماء کرام اور مشائخ عظام حتی کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے بھی ایک مسلمان کے قتل ناحق کا فتوی دیا اس طرح یہ سب لوگ دو گناہ کے مرتکب ہوئے ایک خلاف شرع فتویٰ دے کر اور دوسرے ایک مسلمان کے قتل ناحق کے باعث ہو کر۔

اس شخص نے اس دیہات میں جمعہ قائم کر کے ایک نہیں کئی گناہ کا ارتکاب کیا۔ دیہات میں جمعہ قائم کیا۔ خود ظہر کی نماز چھوڑی اور مسلمانوں کی نماز ظہر قضا کرائی۔ حکم شرعی کے خلاف عناد کیا۔ غلط مسئلہ بتایا۔ بے علم ہوتے ہوئے فتوی دیا۔ مفتی صاحب کا فتویٰ حق ہے اور اس شخص نے جو کچھ کیا اور کہا وہ سب باطل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۔ مزامیر کے ساتھ قوالی سننا در آنحالیکہ قوالی کی آواز مسجد سے ٹکرا رہی ہو خصوصاً مسجد کی باؤنڈری میں قوال اور قوالہ کی چھیڑ خوانی والی آواز کو ٹیپ سے سننا شرعاً کیسا ہے؟

جواب ۳۔ مزامیر کے ساتھ قوالی سننا حرام و گناہ ہے خواہ بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنیں خواہ براہ راست۔ گانے والی اگر عورت ہے تو اس کا گانا سننا بہر حال حرام۔ اگرچہ مزامیر نہ ہو۔ مسجد میں بیٹھ کر اس حرام کا ارتکاب اور سخت حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴، مسجد کے کمرہ میں ٹی، وی (T.V) نصب کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جواب ۴، ٹی وی رکھنا حرام وگناہ۔ اور اس میں ایسے مناظر دیکھنا یا سننا جن کی اصل حرام وگناہ ہے۔ بھی حرام وگناہ مثلاً عورت کی تقریر، عورت کا گانا گانا، باجہ سننا، عورت کا جو عکس ٹی وی پر نظر آتا ہے اسے دیکھنا وغیرہ وغیرہ اور مسجد کے حجرے میں اور سخت حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵، عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ (ب) کیا حضرت گیسو دراز نے عورتوں جیسا بال رکھا تھا؟ اگر نہیں تو حضرت گیسو دراز کو اپنے اس فعل پر دلیل بنانا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے۔؟

جواب ۵، عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنا حرام وگناہ۔ حدیث میں ہے لعن اللہ المتشبھین بالنساء۔ دلیل میں حضرت سیدنا بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کرنا جہالت۔ ان کے کل گیسو لمبے نہ تھے بلکہ صرف اتنے بطور تبرک چھوڑ دیئے تھے جو ایک موقعے پر حضرت سیدنا خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کے پائے اقدس پر بوسہ دیتے وقت ان کے گھوڑے کی رکاب یا مکی میں الجھ کر رہ گئے تھے اور بطور کرامت سر منڈانے کے بعد بڑھ گئے تھے اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت نہیں۔ عورتوں کے پورے سر کے بال بڑے بڑے ہوتے ہیں اور حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے صرف اتنے ہی بال بڑے تھے جو گھوڑے کی رکاب یا مکی میں الجھے تھے اس لئے اسے دلیل میں پیش کرنا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶، پیر صاحب موصوف کا عالم دین کی تنقید مذکور شرعاً درست ہے یا نہیں۔؟

جواب ۶، اگر یہ صحیح ہے کہ یہ شخص خلاف شرع امور کا ارتکاب کرتا ہے تو یقیناً ولی نہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنْ اولیاءہ الا المتقون۔ فاسق فاجر کبھی بھی ولی نہیں ہوسکتا اور تعویذ کا اثر ولایت کی دلیل نہیں۔ بعض کلمات اور نقوش میں تاثیر ہوتی ہے اس سے لکھنے والے کی ولایت پر دلیل لانا لاعلمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷، (الف) سبب کور کی بنیاد پر کسی سنی تنظیم کا بائیکاٹ کرنا اور بائیکاٹ کی ترغیب دینا شرعاً کیسا ہے؟ (ب) سنی جیسی جماعت والوں کو کافر کہنے والے پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

جواب ۷، اس کا جواب علاحدہ استفتاء کے جواب میں لکھا جاچکا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸، مزار پر عورتوں کی حاضری اور ان کے لئے جگہ کا تعین کیسا ہے؟ (ب) کیا مزار کی حاضری میں جتنا حق مردوں کا ہے اتنا حق عورتوں کا بھی ہے؟

جواب ۹، عورتوں کو بے پردہ مردوں کے سامنے ہونا حرام وگناہ ہے، اگر یہ صحیح ہے کہ حضرت مجاہد ملت ان پیر صاحب کی تعظیم وتکریم کرتے تھے ان کی قدمبوسی کرتے تھے جبکہ اس وقت بھی ان کے سر پر لمبے لمبے بال تھے جو یقیناً ناجائز وگناہ ہے تو اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سائل نے جو خلاف شرع باتیں سوال میں منسوب کی ہیں وہ صحیح بھی ہوں تو ضروری ہے کہ حضرت مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سچے اور مخلص متبعین بھی ان پیر صاحب کی اسی طرح تعظیم وتکریم کریں جیسے مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا کرتے تھے۔ حضرت مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ ولی کامل عارف باللہ شریعت وطریقت کے جامع، علم ظاہر وباطن کے

سوال ۹۔ ایسے پیر کو کسی تنظیم کا اعلیٰ عہدے دار بنانا کیسا ہے؟

مجمع البحرین تھے۔ ہوسکتا ہے یہ پیر صاحب مجذوب ہوں اور ان کی یہ حرکتیں عالم جذب کی ہوں۔ ہوسکتا ہے فرقۂ ملامتیہ سے تعلق رکھتے ہوں ورنہ حضرت مجاہد ملت کا دامن بھی نہ بچ سکے گا۔ سائل کو اعتراف ہے کہ اس وقت بھی پیر صاحب کے سر پر عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال تھے ایسا بال رکھنا حرام وگناہ ہے جس کی وجہ سے یہ پیر صاحب بقول سائل ضرور فاسق معلن تھے اور فاسق معلن کی تعظیم وتکریم حرام اب آپ ہی بتائیے کہ حضرت مجاہد ملت ایک فاسق وفاجر کی تعظیم و تکریم کرکے کیا ہوئے ؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

استکتبہ دستخط (محمد شریف الحق امجدی) مع مہر

خادم الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ۔ مبارکپور ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

کتبہ محمد ارشاد احمد۔

نوٹ: حضرت مفتی صاحب موصوف کے مذکورہ فتویٰ کے آخری حصے جس میں مجاہد ملت کے احترام کے تعلق سے جو جواب مرقوم ہے اس میں آپ سے سہو واقع ہوا۔ بعد میں اس سے آپ نے رجوع فرما لیا ہے۔ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز سوال نمبر ۸ وسوال نمبر ۱۰ کے جوابات مفتی صاحب موصوف سے چھوٹ گئے تھے دوبارہ پوچھنے پر انھوں نے اس کے شافی جوابات عنایت فرمائے انکو بھی اسی کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر ۸ مذکورہ اور نمبر ۱۰ یہ ہے: (الف) مذکورہ بالا اوصاف کے حامل پیر سے مرید ہونا کیسا ہے ؟ (ب) انکی اقتداء میں کیا نماز پڑھی جا سکتی ہے ؟ (ج) جو لوگ مرید ہو چکے ہیں انکے لئے کیا حکم ہے (د) اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتداء میں پڑھی گئی ہیں ان نمازوں کے لئے حکم شرعی کیا ہے ؟ بینوا و توجروا (مستفتی کے نام)

فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی کے مذکورہ فتویٰ پر استفتاء اور نظر ثانی کے بعد آپ کا جواب

۷۸۶

فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدمت اقدس میں گذارش یہ ہے کہ حضور والا کا فتویٰ ۲۶؍۱۱؍۵ املا حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس میں سے چند باتیں ہم لوگوں کی ناقص سمجھ میں نہیں آئی ہیں — اس پر چند گذارشات ہیں امید ہے کہ حضور والا انکے تسلی بخش جوابات سے نوازیں گے۔ اللہ عزوجل شاہد ہے کہ ہماری نیت آپ پر اعتراض کی نہیں بلکہ جو باتیں سمجھ میں نہیں آئی ہیں انکو صرف سمجھنا چاہتے ہیں ؟

۱۔ سوالات نمبر ۸ اور نمبر ۱۰ کے جوابات آپ نے نہیں لکھے کرم کرتے ہوئے انکے جوابات بھی تحریر فرمائیں۔

۲۔ جس شخص کے حالات سوال میں تحریر ہیں وہ اپنے آپکو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد بتاتے ہیں حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عہد مبارک میں ان کے اندر وہ باتیں نہیں تھیں جو سوال میں مذکور ہیں صرف لمبے لمبے بال تھے حضرت مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی بھر کبھی انھوں نے مزامیر کے ساتھ قوالی بھی نہیں سنی بلکہ ایک دفعہ ایک نعت خواں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی نعت فلمی لہجہ میں پڑھی تو اسے ڈانٹ دیا۔ اس کی روشنی میں آپ اپنے جواب پر نظر ثانی فرمائیں۔

فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل تبیین الحقائق امام دیلمی وغیرہ میں دربارۂ فاسق ہے فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم اہانتہ شرعًا اور لزوم کفر کے بعد بدمذہب ہوگیا اور بدمذہب کسی طرح پیر نہیں ہوسکتا — اور اگر یہ شخص مجذوب یا فرقۂ ملامتیہ سے تعلق رکھتا ہے تو بھی اس سے مرید ہونا درست نہیں مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ فتاوی افریقہ میں اسی موقعہ پر فرماتے ہیں — نہ محض سالک ہو، نہ نرا مجذوب — عوارف شریعت میں فرمایا یہ دونوں قابل پیروی نہیں (اقول اس لئے کہ اول (محض سالک) خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا (نرا مجذوب) طریقہ تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور امامت ایسے شخص کی بہر حال جائز نہیں۔ اس لئے کہ فاسق کو امام بنانا گناہ۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ جتنی نمازیں ایسے شخص کے پیچھے پڑھیں سب کو دوبارہ پڑھنا واجب، غنیہ میں ہے لو قدموا فاسقًا یأثمون بناءً علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم درمختار میں ہے کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا۔ اور اگر یہ مجذوب یا فرقۂ ملامتیہ سے تعلق رکھتے ہیں تو پھر انکی عقل تکلیفی باقی نہیں اور نماز صحیح ہونے کے لئے اس کی بقا شرط۔ تو ان کی نماز شرعی اصول پر نماز ہی نہیں پھر انکی اقتداء کیسی؟ اس صورت میں انکی اقتداء نماز نہ پڑھنے کے حکم میں ہے۔ جتنی نمازیں ان کی اقتداء میں پڑھی گئیں سب کی قضا واجب — واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو اہل اللہ واقعی اہل اللہ ہوں اور ان کا تعلق فرقۂ ملامتیہ سے ہو یا وہ مجذوب ہوں تو ان کی صحیح شناخت یہ ہے کہ شریعت مطہرہ

۳۔ فرقۂ ملامتیہ یا مجذوب کی خدمت میں اگر کوئی حکم شرعی پیش کیا جائے تو کیا وہ اس سے سرتابی کرتا ہے کیا حکم شرعی پیش کرنے والے علماء کو برا بھلا کہتا ہے؟

۴۔ کیا اسکا احتمال نہیں کہ حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انکی تعظیم و تکریم سید اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہونے کیوجہ سے کرتے ہیں۔ کیا کسی سید کی تعظیم جس سے خلاف شرع افعال سرزد ہوتے ہوں اولاد رسول ہونے کی وجہ سے کرنا بھی حرام و گناہ ہے۔؟

بینوا وتوجروا

المستفتی محمد عثمان علی حبیبی۔ ناظم اعلیٰ حبیبی سنی جماعت بالاسور اڑیسہ
مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۸۸ء

الجواب

(۱) ضعف بصارت کیوجہ سے اب میں عمومًا مسائل کے جوابات کا املا کراتا ہوں۔ کوئی صاحب سوالات پڑھ کر سناتے ہیں اور میں جوابات لکھواتا ہوں۔ املا کرنے والے کی نظر شاید چوک گئی اور وہ ان دو سوالات کو نہ پڑھ سکا۔ فتاوی لکھتے وقت کبھی کبھار ملتے جلتے والے بھی آجاتے ہیں ہوسکتا ہے کہ اسی قسم کی کوئی بات پیش آگئی ہو اور املا کرنے والے کی نظر چوک گئی ہو۔

سوال ۸ کا جواب یہ ہے کہ عورتوں کو اولیاء کرام کے مزارات پر بھی حاضری کی اجازت نہیں اس لئے کہ تین خرابیوں میں سے ایک ضرور پائی جائے گی یا تو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہوگا جیسا کہ عام طور پر مشاہدہ ہے۔ یا تعظیم میں افراط و غلو ہوگا۔ یا بے ادبی کریں گی مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فتاوی رضویہ ص ۱۶۲ ج ۴

کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ارشاد الملفوظ حصہ دوم ص۸۷ پر یہ منقول ہے۔ **سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ کبھی شریعت مطہرہ کا مقابلہ نہ کریگا**۔ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے زنانہ وضع رکھتے تھے ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جارہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ یہ جامع مسجد کو جارہے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے۔ حضرت شاہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی مونچھیں بہت لمبی ہو گئیں۔ کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ ان سے کترنے کے لئے عرض کرے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ نے قینچی لی اور ان کی مونچھیں کتر کر سنت کے مطابق پست کر دیں۔ حضرت شاہ بوعلی قلندر ان مونچھوں کو لے کر بوسہ دیتے اور فرماتے کہ یہ شریعت کے راستے میں کتری گئی ہیں۔ اخبار الاخیار ص۱۳۵۔ خود حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو ہی لیجئے۔ انھوں نے شریعت کے سامنے سر خم کر دیا اور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو تسلیم فرمایا۔ یہ صاحب چونکہ شریعت کا حکم سننے کے بعد اس سے سرتابی کرتے ہیں بلکہ حکم شریعت بتانے کی وجہ سے علماء کو برا بھلا کہتے ہیں حتیٰ کہ جانشین حضرت مفتیٔ اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا ازہری دامت برکاتہم القدسیہ کو بھی نہیں بخشتے۔ اسی پر بس نہیں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جن مفتیان کرام، علماء عظام کے فتویٰ کے سامنے سر خم کیا۔ ان پر بھی طعن کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ نہ اولیاء کرام کے فرقۂ ملامتیہ سے

کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور اور جانشین مفتی اعظم ہند علامہ اختر رضا صاحب ازہری کو حکم مان لیں اور یہ دونوں حضرات جو فیصلہ فرمادیں دونوں فریق با تسلیم کرلیں۔ اہل سنت میں باہمی اختلاف اور لڑائی سے دوسروں کو فائدہ پہونچے گا۔ اپنے من پسند سوالات بھیج بھیج کر فتاوی منگانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ استکتبہ دستخط (محمد شریف الحق امجدی) د

مہر دار الافتاء۔

جناب نسیم اختر صاحب عرف سرکار کے بعض معتقدین اور متوسلین نے ماہر ہشت لسان حضرت علامہ مفتی عاشق الرحمان صاحب پرنسپل جامعہ حبیبیہ الہ آباد کی خدمت میں اسی سلسلے میں بالخصوص سیدی مجاہد ملت اور خواجہ نظام الدین بدایونی علیہما الرحمہ کے احترام مذکور کو بطور دلیل پیش کر کے ایک استفتاء پیش کیا تھا جسکو بلفظہ علامہ موصوف کے مسکت جواب کے ساتھ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام درج ذیل مسئلہ میں۔
بالیسر میں ایک تنظیم حبیبی سنی جماعت نے ایک غیر عالم پیر صاحب کے نام فتوی لکھ کر سید نسیم اختر قادری رزاقی پر کفر کا فتوی لگایا جن کا سلسلہ مجمر شریف بہار سے اور حضرت مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی اپنے حیات ظاہری میں سید صاحب موصوف کی نہایت ادب و احترام کے ساتھ قدمبوسی کرتے تھے۔ جب سید صاحب موصوف پر کفر کا فتوی عائد ہوا تو پورے عوام میں کہرام مچ گیا جس کی وجہ

کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ارشاد الملفوظ حصہ دوم ص۸۷ پر یہ منقول ہے۔ **سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ کبھی شریعت مطہرہ کا مقابلہ نہ کریگا**۔ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے زنانہ وضع رکھتے تھے ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ یہ جامع مسجد کو جا رہے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے۔ حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی مونچھیں بہت لمبی ہوگئیں۔ کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ ان سے کترنے کے لئے عرض کرے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ نے قینچی لی اور ان کی مونچھیں کتر کر سنت کے مطابق پست کردیں۔ حضرت شاہ بو علی قلندر ان مونچھوں کو لے کر بوسہ دیتے اور فرماتے کہ یہ شریعت کے راستے میں کتری گئی ہیں۔ اخبار الاخیار ص۱۳۵ خود حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو ہی لیجئے تو انھوں نے شریعت کے سامنے سر خم کردیا اور مفتیان کرام کے فتوی کو تسلیم فرمایا۔ یہ صاحب چونکہ شریعت کا حکم سننے کے بعد اس سے سرتابی کرتے ہیں بلکہ حکم شریعت بتانے کیوجہ سے علماء کو برا بھلا کہتے ہیں حتیٰ کہ جانشین حضرت مفتئ اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا ازہری دامت برکاتہم القدسیہ کو بھی نہیں بخشتے۔ اسی پر بس نہیں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جن مفتیان کرام، علماء عظام کے فتوی کے سامنے سر خم کیا۔ ان پر بھی طعن کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ نہ اولیاء کرام کے فرقۂ ملامتیہ سے

سے عوام کی جانب سے مسلم ویلفیر سوسائٹی نے حبیبی سنی جماعت والوں کی زبان بندی لی تو انھوں نے کہا کہ سید صاحب موصوف نے ہماری حبیبی سنی جماعت کو یہ کہا کہ میں حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتا، حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں — اور سید صاحب موصوف سے زبان بندی لی گئی تو آپ نے فرمایا — میں نے حبیبی سنی جماعت والوں کو کافر نہیں کہا " بلکہ میں نے کہا " میں حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتا " اس کے متعلق شہر کے تمام مسلمانوں نے بھی تحقیق کر لی کہ یہ سب جھوٹ اور سید صاحب پر الزام ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنی صحیح العقیدہ سید زادے [illegible] جنکی تعظیم و [illegible] حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ اور حضور خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ کرتے تھے ایسی ہستی کو جھوٹا الزام لگا کر کافر کا فتوی عائد کرنا حبیبی سنی جماعت والوں پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے؟ کیا ان کے [illegible] کی اقتداء میں نماز پڑھنا از روئے شرع درست ہے؟ اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتداء میں پڑھی ہیں ان لوگوں کیلئے کیا حکم ہے ؟ اور جو لوگ ایسی تنظیم سے محبت، چاہت رکھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے ؟ اور جو لوگ اسی اثناء میں حج کئے اور جو لوگ سید صاحب کے مرید ہوتے ہوئے کسی دیگر پیر سے مرید ہوئے ان کے لئے کیا حکم ہے ؟ جواب بالتفصیل قرآن و حدیث کی روشنی اور معتبر فقہ حنفی کی کتابوں کے حوالہ سے عنایت فرمائیں۔

اس تنظیم کے مبلغ مولانا موصوف کا کہنا ہے کہ حضرت سید شاہ نسیم اختر قادری رزاقی بغدادی ولی نہیں ہیں اور انکو سفلی عمل ہے جبکہ سید صاحب موصوف کا تعظیم و [illegible] نہایت ادب و احترام کے ساتھ حضور مجاہد ملت خواجہ نظام الدین بدایونی علیہ الرحمہ کرتے اور جب لوگ حضور مجاہد

ملت کے پاس مرید ہونے کے لئے جاتے تو حضرت فرماتے کہ جسے مرید ہونا ہو یا فیض لینا ہو وہ جا کر سید صاحب موصوف سے ہو جائے کیونکہ یہ اولاد غوث پاک ہیں — اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے سید صاحب موصوف کو بلا تحقیق ولی سے انکار کرنا اور سفلی عمل بتلانا۔ ایسے شخص پر کیا حکم شرعی ہے ؟ معتبر کتابوں کے حوالے سے جواب عنایت فرمائیں —

عبد القادر خان حبیبی صدر رسا بجھیا عرس کمیٹی بالیسر۔

محمد صدیق حبیبی القادری سکریٹری انجمن غوثیہ بالیسر اڑیسہ۔

الجواب واللہ تعالیٰ ھو الملھم للصواب :-

بغیر ایمان کے کوئی سید نہیں ۔ جو مومن نسبا سید ہے وہ لائق احترام ہے فاسق و فاجر لائق احترام نہیں۔ جو مومن نسبا [illegible] سید ہونے کے ساتھ ساتھ حضور غوث پاک رضی المولی تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ خصوصًا قادریوں کے یہاں لائق احترام مزید ہے ۔ جہاں تک راقم کو معلوم ہے حضور مجاہد ملت کی حیات ظاہرہ میں نہ ویڈیو ، ٹیلی ویژن کے استعمال کی خبر تھی نہ بلا ضرورت شرعی فوٹو کھچوانے کی نہ بے پردہ جوان اجنبیات سے تخلیہ میں خدمت لینے کی نہ ریڈیو سے غیر شرعی گانے سننے کی نہ نماز پڑھانے کی، نہ بغیر علم کے فتوی صادر کرنے کی — آج ان حرکات کی خبریں مل رہی ہیں اگر واقعی میں ایسا ہے تو حکم ظاہر ہے اور اوپر مذکور ہو چکا ہے — حضور مجاہد ملت قدس سرہ کی حیات ظاہرہ میں جہاں تک راقم کو معلوم ہے صرف لمبے بال تھے - ایسے بال رکھنا بھی جائز نہیں لیکن جہاں تک ایسی حالت میں حضور مجاہد ملت قدس سرہ کے تعظیم کرنے کی بات ہے تو حضور کا وہ فعل حکم شرعی کو

بدل نہیں سکتا۔ حضور مجاہد ملت قدس سرہ بہت سے لوگوں کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ گنوار لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ حضور مجاہد ملت قدس سرہ سے بزرگ تر ہیں جبھی تو انکی تعظیم کرتے ہیں۔ حضور مجاہد ملت قدس سرہ زبردست ولی اور صوفی تھے محض لوگوں کی زبانی ولی و صوفی نہیں ہیں۔ پیراں نمی پرند مریدان می پرانند۔ سے آپکا کوئی تعلق نہ تھا لمبے بال والوں یا اور کسی قسم کے فسق میں مبتلا لوگوں کی تعظیم کے تعلق سے آپ کا کیا وقت ہوتا تھا اسکو گنوار لوگ کیا جان سکتے ہیں ع جبکہ اسکو غیر عارف علماء بھی نہیں جانتے۔ ایسے میں جبکہ شریعت مطہرہ کا حکم حسب سطور متذکرہ بالا ہے۔ آپ کی تعظیم کے واقعہ کو پیش کرنے کے چہ معنی؟ محض گالی کے طور پر کافر کہنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ہے۔ لفظ کافر کے معنئ شرعی مراد ہونے کی صورت میں بغیر تاویل سائغ کے ایسا کہنے والے کیطرف کفر لوٹ آتا ہے ہاں محض گالی کے طور پر کافر کہنے والا بھی سخت گنہگار ہے۔ "ان کو سفلی عمل ہے" کہہ کر اگر کافر جادوگر مراد لیا ہے تو حکم حسب نیّت ہے۔ ضمن میں آنے والے دوسرے سوالات کے جوابات کا حکم سطور متذکرہ بالا سے ظاہر ہے۔ غیر عالم عوام کو حوالہ طلب کرنے کا حق نہیں ہے۔ راقم ایک مدت سے طرفین کی باتیں سنتا آیا ہے۔ ہر فریق دوسرے فریق کی باتوں کا منکر ہے۔ ثبوت کی منزل نہیں آتی ہے۔ ان وجوہ سے راقم ان معاملات سے بچتا تھا۔ بیہم اصرار پر یہ چند سطور لکھ رہا ہے۔ راقم نے متذکرہ بالا سطور میں جو لکھا ہے وہ راقم کے نزدیک درست ہے لیکن راقم عرفاء کا بالخصوص حضور مجاہد ملت قدس سرہ کا ادنیٰ کفش بردار ہے اس نسبت کے تعلق سے اگر "وقت" والوں کے پیچھے پیچھے راقم کو چلا دیا گیا اور راقم سے کوئی ایسا

ع: راقم کے یہاں استعمال کئے ہوئے لفظ "وقت" سے وہ مراد ہے جو صوفیائے کرام کی اصطلاح میں مراد ہے۔ عرفاء سے کسی مخصوص وقت پر صادر ہونے والے کسی فعل میں انکی پیروی کرنا گنواروں کے لئے جائز نہیں ہو سکتا جبکہ وہ فعل شرعاً جائز نہ ہو۔

فعل صادر ہو گیا تو اسے نہ تو راقم کی ان سطور کے خلاف سمجھنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اسے شرعاً روا جاننے کی حاجت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ فقط دستخط (الفقیر عاشق الرحمٰن حبیبی غفرلہ)

مع مہر دارالافتا ۲۶ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ

اسی طرح جناب نسیم صاحب موصوف کا قول "میں کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتا مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتویٰ دیکر سولی پہ چڑھا دیا" سے متعلق ایک استفتاء حضرت علامہ عاشق الرحمٰن صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اسکو بھی جواب کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کیا جا رہا ہے۔

۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب خود کو اولاد غوث اور سید کہلاتے ہیں اور پیری مریدی بھی کرتے ہیں انھوں نے ایک غیر شرعی کام کیا تو علاقہ کے سب سے بڑے مفتی اور عالم دین نے اسکی نشاندہی فرماتے ہوئے انھیں تنبیہ کی تو انھوں نے فرمایا "میں کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتا۔ مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتویٰ دیکر سولی پر چڑھا دیا ہے۔"

دریافت طلب امر یہ ہے کہ انکا یہ قول شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ کیا حضرت منصور علیہ الرحمہ پر قتل کا حکم دینے والے علماء حق پر ست نہ تھے۔ جواب بالتفصیل عنایت فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی۔ دستخط (محمد نصیب الرحمٰن حبیبی)

ساکن خواجہ باغ، ضلع بالیسر اڑیسہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۹ء

الجواب واللّٰہ تعالیٰ ھو الملھم للصواب

صورت مسئولہ میں شخص مذکور نے علی الاطلاق علماء دین اور مفتیان شریعت کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور اس کا اگلا جملہ بتا رہا ہے کہ وہ انکا استخفاف ان کے مفتی ہونے کی حیثیت سے کر رہا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس پر کفر سے توبہ، تجدید ایمان، بیوی رکھنے کی صورت میں تجدید نکاح اور بیعت کی صورت میں اسکی بقا کے لئے تجدید بیعت لازم ہے۔ مجمع الانہر میں ہے الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر۔ شخص مذکور اولاد غوث کہلاتا ہوگا لیکن وہ حضرت ابن منصور حلاج کے واقعہ کی حقیقت اور ان کے بارے میں حضور غوث الثقلین رضی اللّٰہ عنہ کے ارشاد سے جاہل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت حسین بن منصور حلاج سے ان کے شرعاً مکلف رہنے کی صورت میں ایسا قول صادر ہوا جو اصطلاح متصوفین کی رو سے روا ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہر شریعت کی رو سے قابل گرفت تھا۔ اور اس درجہ کا تھا جس درجے کا حکم کیا گیا۔ شیخ محمد بن یحییٰ تادفی قدس سرہ نے قلائد الجواہر میں تاریخ حافظ محمد بن رافع سے نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں سمعت الشیخ عبدالقادر الجیلی یقول وقد سئل عن الحلاج فقال جناح طال دعواہ فسلط علیہ مقراض الشریعۃ۔ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰہ عنہ سے حسین بن منصور حلاج کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا میں نے آپ کو اس پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "ایک پر تھا جسکا دعویٰ دراز ہوگیا تو اس پر شریعت کی قینچی مسلط کر دی گئی"۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

رقمہ دستخط مع مہر
(الفقیر عاشق الرحمٰن الحبیبی غفرلہ)

جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے کہ نسیم صاحب موصوف غیر عالم ہوتے ہوئے وعظ و تقریر فرماتے ہیں ظاہر ہے غیر عالم اپنی تقریر میں ٹھوکر کھاتا ہی ہے چنانچہ انھوں نے بھی ٹھوکر کھائی اور اپنی تقریر میں بے شمار قابل گرفت اور غیر شرعی جملے ارشاد فرمائے جنمیں بعض قول سے متعلق مفتیان کرام سے استفتاء کیا گیا تو اس کا شافی جواب مفتیان کرام سے موصول ہوا ہے۔ جو استفتاء کے ساتھ ذیل میں درج ہے:۔

۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ زید جو غیر عالم ہے جمعہ کی ایک تقریر میں معراج شریف کے عنوان پر تقریر کیا ان کے الفاظ یہ ہیں "حضور معراج شریف سے تشریف لائے، اور وہاں سے ایک کھلونا بھی آگیا اور تم لوگ اسے پانچ ٹائم کھیلتے بھی نہیں ہو؟" واضح رہے کہ یہاں نماز کو کھلونا کہا گیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ نماز کو کھلونا کہنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔؟

۲۔ ان کی تقریر میں یہ بھی کہا گیا ہے معراج شریف سے تشریف لانے کے بعد حضور نے سب سے پہلے حضرت علی کو بیعت فرمایا اور کہا اے علی اٹھا لے یہ مٹھائی ہے اسے کھاؤ اور بانٹو۔ واضح رہے کہ یہ مٹھائی بھی نماز سے متعلق ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ نماز کو مٹھائی کہنا کیا اسکی تخفیف نہیں ہے اور شرعاً کس حکم کا حامل ہے؟

۳۔ اسی تقریر میں انھوں نے یہ بھی کہا ہے نماز معراج المومنین ہے، شب معراج سے پہلے نماز کنواری تھی معراج کی رات اس کی شادی ہوگئی، بیاہ ہوگیا۔ دلہن ہوگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کہنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے۔؟

۴۔ اسی تقریر میں انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حدیث میں ہے حضور صلی اللّٰہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے دیکھنا ہو تو گلاب کو دیکھو" اب دریافت طلب امر یہ ہیکہ کیا کوئی حدیث ایسی ہے؟ ورنہ زید اپنے جس جملے کو حدیث کہتا ہے شریعت میں یہ کس حکم کا حامل ہے۔؟

۵ر اسی تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا ہے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے محستد کسی کا باپ نہیں کسی کا بیٹا نہیں" ایسا کہنا شریعت میں کیا ہے۔؟

۶ر زید اعلانیہ طور پر فوٹو کھینچواتا ہے۔ فوٹو کھینچوانے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ قرآن شریف واحادیث کی کتابوں کے حوالے سے جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔ نیز دریافت طلب امر یہ ہیکہ ایسے آدمی سے بیعت ہونا اور بیعت برقرار رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(مستفتی: شیخ لیاقت علی حبیبی، محمد شمس الدین رضوی

مورخہ ۶ر ۱۰ر ۸۸ء

۹۲/۸۶ الجواب سوال اول ودوم سوم میں زید کے اقوال باطلہ مخترعہ سے نماز کی کھلی توہین وتحقیر اور استہزاء وتمسخر ہے۔

زید پر تجدید ایمان فرض ہے۔ اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی فرض اور جب تک تجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرلے تمام مسلمان اس سے ترک تعلقات رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم:

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا صریح کذب افتراء ہے صرف مفتری وکذاب میں داخل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵ر یہ قول بھی مردود و باطل و کفر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶ر تصویر کشی ناجائز وحرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر فی الواقع یہ سب اقوال وافعال مذکورہ خبیثہ مردودہ زید کے ہی ہیں تو مریدین پر فسخ بیعت

لازم و واجب اور اس سے مسلمانوں کا برتاؤ رکھنا جائز نہیں اور جب تک وہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرے اس پر احکام مرتد جاری ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ دستخط (عزیز احسن رضوی عفی عنہ) مع مہر دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف:۔

تصدیقات۔

۱ر حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب قبلہ بریلی شریف مع مہر

۲ر حضرت مولانا مفتی ثناء المصطفیٰ صاحب امجدی بوڑہ

۳ر حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب دارالعلوم حنفیہ جون پور مع مہر دارالافتاء۔

ان کے علاوہ اور بھی متعدد غیر شرعی اقوال اسی تقریر میں ان سے صادر ہوئے ہیں اور انکی طرف منسوب جملہ اقوال وافعال سے متعلق نسبۃ الکلام الی المتکلم ونسبۃ الفعل الی الفاعل کے واقع ہونے پر متبع شریعت گواہان بھی موجود ہیں۔ لیکن نسیم صاحب موصوف نے آجتک اس کا موقع ہی نہ دیا نہ ان سے اس کے لیے موقع دینے کی امید ہے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسا موقع دینے پر انکی جہالت آشکارا ہو جائیگی، ان کی پیرا مریدی کا بھرم کھل جائیگا اور ان کے حق میں پانی سر سے اونچا ہو جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی طرف منسوب اقوال و افعال سے متعلق صرف عوام یا عام علماء ہی نہیں بلکہ جماعت اہل سنت کی اہم شخصیتوں نے ان سے براہ راست ملاقات کرکے انکی زبانی اقرار یا انکار دریافت کرنے کی متعدد کوششیں کیں۔ مگر اس میں بھی علماء کو سخت مایوسی ہوئی جس کی تفصیلات ذیل میں آرہی ہیں۔ البتہ اپنے غیر شرعی اور گمراہ کن اقوال وافعال پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے حمایتی غنڈوں کو

انہوں نے پال رکھا ہے جن کے ذریعہ علماء اہل سنت اور علاقہ کے حق گو علماء کی زبان کو بند رکھنے کے لئے وہ مختلف جارحانہ حربے استعمال کر رہے ہیں جن کی بعض تفصیلات مناسب جگہہ پر درج کی جائیں گی اور یہ میں جتنے استفتے اور فتوے درج کئے گئے ہیں انھیں حسب ضرورت تقسیم صاحب موصوف کے علاوہ شہر بھدرک و بالاسور وغیرہ کے ائمہ مساجد، تنظیموں اور عوام تک پہونچائے جاتے رہے اور اس پر ہنگامے بھی ہوتے رہے۔ جنکو اللہ تبارک وتعالیٰ نے توفیق دی وہ انکی بیعت سے الگ ہو گئے اور جہلاء حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے احترام مذکور کو پیش کرتے ہوئے انکی ولایت کا ڈنکا بجاتے رہے ہے۔ جیسا کہ خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ عاشق الرحمن صاحب کے فتوے اور ان سے کئے گئے استفتے سے ظاہر ہے۔ اسی اثناء میں حضرت مفتی اعظم اڑیسہ مولانا سید عبد القدوس صاحب بھدرک کی تلمیذ و خلیفہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حضرت کے اسی فعل کو بطور دلیل جب پیش کیا گیا تو مفتی صاحب موصوف نے یہ فرمایا کہ "میں حضور مجاہد ملت کے اقوال کو مانتا ہوں اور وہ افعال جو شریعت مطہرہ کے متعارض ہوں وہ قابل عمل نہیں، میں انھیں نہیں مانتا۔ بر بناء حدیث لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ــــ بس اب کیا تھا عوام کالانعام نے اسکو مجاہد ملت کی گستاخی بتا کر مفتی صاحب موصوف، ان کے صاحبزادگان اور ان کے حمایتی عوام و علماء پر مظالم کے پہاڑ توڑے ــــ ضرورت کے پیش نظر حضرت مفتی اعظم اڑیسہ کے قول سے متعلق علماء اہلسنت سے استفتاء کر کے فتوی حاصل کیا گیا جسمیں دس جید علماء کی تصدیقات کے بعد اسکو شائع بھی کر دیا گیا۔ مگر ان کے جاہل حمایتیوں پر

اس کا کچھ اثر نہ ہوا حیرت ہے کہ ان کے نزدیک مفروضہ گستاخیٔ مجاہد ملت کی اتنی اہمیت ہے اور گستاخ دین و شریعت انکی آنکھوں کا نور بنا ہوا ہے اور وہی لوگ ایسے شخص کی ولایت کا ڈھنڈورا پیٹنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے کہنے دیا جائے کہ اسمیں مجاہد ملت کا جذبہ احترام کارفرما نہیں بلکہ اپنے گستاخ شریعت پیر کی غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے اور ریک بیک اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کا یہ جانا پہچانا اسلوب ہے۔ بہرحال مذکور استفتاء اور اس کا فتویٰ مع تصدیقات علماء قارئین کے لئے حاضر ہے۔

۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل پر کہ زید نے زبان سے مندرجہ ذیل باتیں کہیں اور تحریری طور بھی لکھ کر دیا ہے کہ " حافظ افضل حسین اور حافظ الیاس کے سامنے ایک مسئلہ کی وضاحت کر رہا تھا کہ اسی درمیان سیدی استاذی حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے ایک مخصوص فعل کو بطور دلیل پیش کیا گیا تو میری زبان سے یہ جملہ صادر ہوا کہ میں حضرت مجاہد ملت کے اقوال کو مانتا ہوں اور وہ افعال جو شریعت مطہرہ کے متعارض ہوں عجؔ نہیں مانتا بر بناء لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق " دستخط (سید محمد عبد القدوس غفرلہٗ) مرزاپور، بھدرک، ضلع بالیسر ۱۱/۸۸ء

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ۱۔ کیا ایسا کہنا حضور مجاہد ملت کی توہین ہے۔؟ ۲۔ کیا ایسا کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے؟ ۳۔ کیا ان سے سلام و کلام ناجائز ہے؟

المستفتی۔ عثمان علی حبیبی، بالیسر، اڑیسہ

الجواب:۔ بر تقدیر صدق مستفتی زید نے اگر صرف وہی باتیں کہیں جو

سوال میں تحریر ہیں تو اس میں نہ مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کی توہین ہے۔ نہ شریعت کی مخالفت۔ صرف اتنا کہنے پر اسکا سوشل بائیکاٹ، یا امامت سے علیحدہ کرنا ضرور ظلم ہوگا۔ زید نے وہی کہا جو شریعت کا حکم ہے۔ اور حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کے بھی آقا و مولیٰ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے **لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق**۔ خلاف شرع بات میں کسی کی پیروی نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم :۔ دستخط (عبد المنان اعظمی) شمس العلوم گھوسی اعظم گڈھ

مورخہ ۵۔ ربیع الثانی سنہ ۹ھ مع مہر دار الافتاء

جواب و تصدیقات

۱۔ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی صدر دار الافتاء مدرسہ شمس العلوم گھوسی۔ اعظمگڈھ۔ یو۔پی۔ مع مہر

۲۔ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری خانقاہ رضویہ بریلی شریف۔ یو۔پی۔ مع مہر

۳۔ حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رضوی نائب مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڈھ۔ یو۔پی۔ مع مہر

۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد حبیب اللہ خان صاحب صدر دار الافتاء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، اعظم گڈھ۔ یو۔پی مع مہر

۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد زین العابدین صاحب صدر دار الافتاء دار العلوم حنفیہ، شہر جون پور۔ یو پی مع مہر

۶۔ حضرت مولانا مفتی محمد یامین صاحب رضوی مرادآبادی صدر دار الافتاء جامعہ حمیدیہ رضویہ۔ بنارس۔

۷۔ شہزادہ مصنف "قانون شریعت" حضرت مولانا محی الدین احمد ہشام صاحب

جعفری مہتمم دار العلوم حنفیہ، جون پور۔ یو،پی۔ مع مہر

۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد صدیق عالم صاحب استاذ جامعہ فاروقیہ بنارس

۹۔ خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین حبیبی صاحب مفتی شہر الہ آباد۔ یو،پی۔ مع مہر

۱۰۔ حضرت مولانا قاضی شہید عالم صاحب صدر دار الافتاء مدرسہ عالیہ قادریہ شہر بدایوں (یو،پی)

۱۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد اعظم صاحب صدر مفتی رضوی دار الافتاء بریلی شریف

ابھی یہ ہنگامہ جاری ہی تھا کہ آقائے نعمت سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا آٹھواں سالانہ عرس آ پہونچا۔ عرس میں شرکت کے لئے اڑیسہ کے باہر سے علماء کرام کی ایک بڑی تعداد آپکی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے دھام نگر شریف پہونچی۔ حالات نہایت سنگین اور دھماکہ خیز تھے۔ شہر بالاسور و بھدرک کے سنجیدہ اور درد مند مسلمانوں نے موجودہ صورت حال سے انھیں مطلع کیا اور جناب نسیم صاحب کے اقوال و افعال سے متعلق مفتیان کرام سے حاصل کردہ فتاوی ان کے سامنے پیش کئے۔ ذمہ دار علماء کرام نے انکے اقوال و افعال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ فوراً انکی "مسکن" میں پہونچ کر ان سے دریافت کریں کہ استفتاء میں جن باتوں کی نسبت انکی طرف کی گئی ہے ان کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں۔ چنانچہ تلمیذ و خلیفۂ حضور مجاہد ملت شمس العلماء حضرت مولانا نظام الدین صاحب الہ آبادی، حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین حبیبی الحسینی الہ آبادی شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا ادریس رضا خان صاحب قبلہ پیلی بھیت شریف، اور حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب قادری بلرامپوری

شیخ الحدیث دار العلوم غریب نواز الہ آباد (یو،پی) پر مشتمل ایک وفد
صاحب سجادہ خانقاہ حبیبیہ دھام نگر کی حمایت حاصل کر کے خانقاہِ
حبیبیہ ہی کی گاڑی پر ۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ کو بھدرک نسیم صاحب
کی قیام گاہ پر پہونچا۔ متعدد طریقے سے ان سے ملنے کی کوششیں کی
مگر ناکام رہے —— علماء کا ان کی قیام گاہ پر پہونچنا (اتمام حجت کے
لئے) اتنا غضبناک ثابت ہوا کہ ان کے غنڈوں نے حضرت مفتی اعظم
اڑیسہ کے صاحبزادگان حضرت مولانا سید آل رسول حبیبی پرنسپل مدرسہ
قادریہ پانسکوڑہ، جناب سید عطا محی الدین حبیبی کی پرائیویٹ کار کو
گھیر لیا اور کار پر سوار اُن لوگوں کے علاوہ حضرت مولانا مرشد علی قادری
رضوی پرنسپل مدرسہ عربیہ مدینۃ العلم بھدوہی ضلع بنارس وغیرہ کو زدو
کوب کیا گیا۔ چنانچہ مفتیٔ اعظم اڑیسہ کے شہزادے حضرت مولانا سید
آل رسول صاحب حبیبی کے نام حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین صاحب
حبیبی کا گرامی نامہ حضرت کے عرس کے بعد پہونچا جس سے بعض مذکورہ
باتوں کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت قاری صاحب کا گرامی نامہ درج ذیل
ہے۔

۹۲/۴۸۶

عزیز گرامی قدر زیدت معارجکم وضوعف اقبالکم

السلام علیکم ورحمتہ — ادعیہ وافرہ وتحیات ظاہرہ

بعد ما ہو المسنون۔ آپ کو علی وجہ الاذعان معلوم ہوگا۔ کہ
سید نسیم کے معاملے کو سلجھانے کے لئے فقیر نے اپنی ہر سعی کو بروئے کار لانے
کی کوشش کی اور حسب وعدہ ابھی اتمام حجت کی تمام ممکنہ صورتوں کو
عمل میں لانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ آپ کے گزارشات اور
سیدی سرکار مجاہد ملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا ادنیٰ کفش بردار ہونے

کے ناطے فقیر پر عائد بلکہ واجب ذمہ داری کا فقیر کو پورا پورا احساس ہے
—— اتمام حجت کی کسی بھی ممکن صورت میں استعمال ہو سکنے والے آخری
سے آخری ذریعہ ابلاغ کو عملی جامہ پہنانے میں اپنی تمام تر دسترس کو
استعمال کر لینے کے بعد اپنے پر عائد شدہ ذمہ داری کے تحت ہم سب
لوگ حکم شرعی کے اظہار اور اللہ جل وعلا و پیارے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کا فیصلہ بیان کرنے اور عوام تک پہونچانے میں کوئی بات نہیں
محسوس کریں گے تاکہ ہمارے فیصلہ اور فتوی کا وہی حال نہ ہو جو سابقہ
فتاوی کا ہوا —— اس لئے کہ ہمارے فتوی میں وہ تمام تفصیل ہوگی جس
کے بعد کسی کو یہ کہنے کی گنجائش باقی نہ رہ جائے کہ "ہمارے سرکار سے
نہیں ہے یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا" — آپ عجلت سے کام نہ لیں۔
میں اس معاملے کی اہمیت اور نزاکت کے تحت لمحہ بھر کے لئے بھی اس
سے غافل نہیں ہوں —— نسیم اختر سے ملاقات کیلئے جانے پر جو واقعات
پیش آئے وہ تفصیلاً آپ کے علم میں ہیں۔ واپسی پر مولانا عبد الوحید
صاحب قبلہ سے فون سے پھر رابطہ کی کوشش کی گئی۔ اس میں کیا ہوا وہ
بھی مولانا سید عبد المسجود صاحب سے آپکو معلوم ہوا ہوگا —— بھدرک
سے واپس آجانے کے بعد آٹھ بجے شب کے درمیان حضرت مولانا
ادریس رضا صاحب کے ساتھ جو واقعات پیش آئے غالباً اسکی بھی
اطلاع آپ کو ہو چکی ہوگی —— بعد مغرب حضرت مولانا نظام الدین
صاحب قبلہ کی رہنمائی میں ہم نے اپنا فیصلہ مرتب کر لیا تھا وہ فیصلہ
اور حکم شرعی عوام کے روبرو پیش ہونے ہی والا تھا کہ اچانک تقریباً
۹ر بجے شب میں مولیٰ تعالیٰ کی مدد اور سرکار مجاہد ملت رضی المولیٰ عنہ
کے روحانی تصرف سے ایک ایسا واسطہ ہاتھ آگیا جس نے بیچ میں پڑ

کہ معاملہ کو سلجھانے کی ذمہ داری قبول کی ۔ ہم نے اسے فتاوی کی کاپیاں دیدی ہیں اور اس نے اپنی کاروائی شروع کردی ہے ۔ الہ آباد واپس پہونچتے ہی فورًا ہم اس سے رابطہ قائم کررہے ہیں ۔ اپنی کاروائیوں سے ہم آپکو بھی آگاہ کرتے رہیں گے۔

مگر یہ معاملہ انتہائی اہم ہے۔ اس کے سلجھانے میں وقت لگے گا ہوسکتا ہے یہ مدت ماہ دو ماہ سے بڑھکر کئی ماہ کو گھیر لے۔ میری آپ سے گزارش اور التماس ہے، جسے میں نے اسٹیج پر بھی کہا ہے کہ اس درمیان آپ یا آپ کے متعلقین کوئی صاحب ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں جو ہماری کوششوں کی راہ میں رکاوٹ بن جائے۔ صبر اور تحمل کے ساتھ نسیمی حملہ کو دفع کریں مگر جب تک میں کسی نتیجہ پر نہ پہونچ جاؤں ۔ آپ کی طرف سے ہرگز جوابی کاروائی نہیں ہونی چاہئے۔

ساتھ یہ بھی نوٹ رکھیں کہ مولانا عبدالوحید صاحب نسیمیوں کے نہیں بلکہ آپ کے ہیں ۔ شاید آپ کو یقین نہ آئے کہ ۱۷ر دسمبر کو صبح تقریبًا ۸½ بجے سے رات تقریبًا ۱۲ بجے تک ہم دونوں اسی معاملہ میں تگ و دو کرتے رہے اور اس کی ابتداء ہم نے مولانا عبدالوحید صاحب ہی سے کی انھوں نے کافی آدمیوں کے سامنے کھل کر نسیمیوں کی تردید کی اور کہا کہ "میں مفتی صاحب کے ساتھ تھا اور اب بھی مفتی صاحب کے ساتھ ہوں" انھوں نے بھی اس معاملے کو سلجھانے میں پوری پوری دلچسپی لی اور ہمارا ہر ممکن تعاون کیا، اپنی گاڑی دی۔ مولانا نظام الدین، مولانا ادریس صاحب کو بھدرک جانے کے لئے آمادہ کیا وغیرہ وغیرہ مگر وہ آپ کے والد صاحب کی اسی بات سے رنجیدہ ہیں ۔ میں نے اور مولانا نظام الدین صاحب نے بیچ میں پڑکر اسے بھی ختم کرا دینے کا تہیہ کیا ہے

مگر پہلے درپیش معاملے سے فارغ ہوجائیں ۔ آپ کی طرف سے مولانا عبدالوحید صاحب کی دل آزاری کا کوئی سامان نہیں ہونا چاہئے تاکہ ہم اپنی تجویز اور کوشش میں کامیاب ہوسکیں ۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام وقدمبوسی جملہ احباب بالخصوص وہ حضرات جن کے دستخط ہیں ان کی خدمت میں بھی سلام پیش فرما دیں۔ فقط والسلام دستخط (سید مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ)

۱۸؍۱۲؍۱۹۸۸ء ۴ بجے شام کلکتہ

اس کے علاوہ پندرہ روزہ "نوائے حبیب" بابت یکم جنوری ۱۹۸۹ء میں بھی "ایک افسوسناک واقعہ" کے زیر عنوان درج ذیل مضمون اشاعت پذیر ہوا۔ اس سے بھی علماء اہل سنت کی نسیم صاحب سے ملاقات کی کوشش اور اس میں ناکامی اور ان کے مظالم کی داستان کا پتہ چلتا ہے ۔ قارئین کی اطلاع کے لئے اسکو بلفظہٖ پیش کیا جاتا ہے۔

ایک افسوسناک واقعہ

شہر بھدرک کے محلہ شیخ شاہی مسجد میں امجد شریف ضلع اورنگ آباد (گیا) بہار کے ایک صاحبزادے حضرت سید شاہ نسیم اختر صاحب قادری رزاقی جو سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالرزاق قادری رضی اللہ عنہ کے اولاد امجاد میں سے ہیں تقریبًا ۱۲ سال سے مقیم ہیں اور اب نسیم سرکار کے نام سے پہچانے جاتے ہیں ۔ حضور مجاہد ملت انھیں سیدنا غوث پاک کی اولاد امجاد میں ہونے کی نسبت سے بہت عزیز رکھتے تھے اور غایت درجہ کی عقیدت کا اظہار فرماتے تھے کہا جاتا

ہے کہ انکی مقبولیت کا باعث حضور مجاہد ملت کا نیاز مندانہ انداز ہی ہے مذکورہ وجوہات کی بناء پر زیادہ تر حبیبی حضرات دور دراز سے دھامنگر شریف حاضر ہو کے ہوئے ہی آمد یا واپسی کے موقع پر ان سے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن آج کل ان کے یہاں بڑے تکلفات ہیں اور اب ہر ایک کی رسائی ان کے حضور تک نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے رضا کار انکی مرضی کے خلاف کچھ زیادہ ہی سختی کرتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے احباب شاکی ہیں۔ خیر کسی سے ملنا یا نہ ملنا انکی مرضی کی بات ہے کسی بن بلائے مہمان سے اگر وہ نہیں ملتے ہیں تو اس میں شکایت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ہر آدمی مجاہد ملت تو ہو نہیں سکتے کہ جنکا دروازہ ہر کس و ناکس کے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا ۔۔

پچھلے دنوں انکے مخالف مقامی گروہ نے جو حضرت مجاہد ملت کے دامن سے وابستہ بھی ہیں۔ ان کے خلاف سنگین قسم کے الزامات لگا کر فتوی حاصل کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ان الزامات میں کہاں تک صداقت ہے اور کتنی مبالغہ آرائی ہے اور نہ مفتیان کرام اس پر توجہ دیتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے یہ بات ممکن ہے بلکہ ان کے جواب کا دار و مدار محض سوال پر لھذا اگر کوئی غلط فتوی حاصل کر بھی لیا جائے تو اس کی ذمہ داری مفتی صاحب پر نہیں بلکہ مستفتی پر ہے۔ ادھر حضرت نسیم اختر صاحب دعا تعویذ کی وجہ سے عوام میں بہت مقبول ہیں۔ بھدرک اور اطراف میں انکے ماننے والوں کی تعداد زیادہ ہے مقامی حکام میں بھی ان کے عقیدت مند موجود ہیں۔ لھذا ان کے خلاف الزامات اور اشتہار بازی کا شدید ردعمل ہوا اور جو لوگ اس کے ذمہ دار تھے انھیں فوری نقصانات کا سامنا ہوا اور وہ عوام کی اکثریت سے کٹ گئے ۔ مفتی اعظم اڑیسہ جو عرصۂ دراز سے

سے شنکرپور مسجد میں امام تھے۔ امامت سے سبکدوش کر دیئے گئے۔ کشیدگی بڑھتی گئی۔ الزامات اور جوابی الزامات کا سلسلہ دراز ہوتا گیا یہانتک کہ مار پیٹ کی نوبت آگئی۔ اس صورت حال نے قوم کا درد رکھنے والوں کو اکسایا کہ وہ مفاہمت کی راہ نکالیں تاکہ آپس کی اس لایعنی جنگ کا خاتمہ اور مسلمانوں کی صلاحتیں ضائع ہونے سے بچیں۔

لھذا عرس مجاہد ملت کے موقع پر شمس العلماء حضرت مولانا نظام الدین صاحب قبلہ حضرت مولانا ادریس رضا صاحب قبلہ سجادہ نشین شیر بیشۂ اہل سنت پیلی بھیت اور حضرت مولانا سید مقبول حسین صاحب حبیبی الہ آبادی پر مشتمل وفد خانقاہ شریف کے سجادہ نشین کی حمایت حاصل کر کے اور فراہم کردہ سواری پر بھدرک حاضر ہوئے تاکہ حضرت نسیم سرکار سے مل کر بالمشافہ گفتگو کر کے الزامات کی تفتیش کر کے مفاہمت کی راہ نکالیں تاکہ صورت حال سامنے آئے اور کشیدگی دفع ہو ۔ لیکن افسوس کہ نسیم سرکار کے رضا کار اس وفد کی ملاقات نسیم سرکار سے کرانے سے قاصر رہے ان حضرات نے رقعہ لکھ کر دیا جسکا جواب نہیں دیا، لائن میں لگنا چاہا کہ ملاقات کی اگر صرف یہی صورت ہے تو یہی سہی، لیکن بتایا گیا کہ اس صورت میں بھی ملاقات ضروری نہیں ۔۔ جب تک ان کا جی چاہے گا جن سے انکا خیال ہوگا ملاقات کریں گے ورنہ نہیں ! کہا گیا کہ ملاقات کے لئے اس وقت نہیں تو کوئی اور وقت مقرر کرا دو۔ اس پر بھی وہ لوگ راضی نہیں ہوئے نہ ہی اس دوران اُن رضا کاروں نے وفد کے علماء کرام کو بیٹھنے کو کہا۔ ناچار وہ لوگ وہاں سے واپس ہوئے لیکن شہر ہی سے بذریعہ ٹیلیفون ان سے رابطہ قائم کرنا چاہا (ان کے یہاں ٹیلیفون موجود ہے) اس پر بھی پہلے تو رانگ نمبر کہہ کر ٹالا گیا۔ پھر غالباً ریسیو اتار کر رکھ دیا گیا کیونکہ بعد

میں کئی بار رنگ کرنے پر انگیج سگنل ملا —

یہاں تک کہ وہ حضرات ناکام دھامنگر شریف لوٹ آئے مغرب کی نماز کے بعد جب راقم الحروف حضرت مولانا ادریس رضا خاں صاحب کے پاس حاضر تھا کچھ لوگ آئے جو نسیم سرکار کے حمایتی تھے۔ ان لوگوں نے دھمکی آمیز لہجہ میں کہا کہ اسٹیج سے اس مسئلہ پر کوئی اعلان نہیں ہونا چاہئے ورنہ نتائج سنگین ہونگے۔ مولانا موصوف کے یہ کہنے پر کہ ہم لوگ صلح صفائی کی نیت سے گئے تھے انھوں نے کیوں ملاقات نہیں کی۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ لوگ بغیر اپائنٹمنٹ کے گئے تھے۔ کہا گیا کہ تو اپائنٹمنٹ ہی دلا دیتے یا اب بھی دلا دیجئے اسکا کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ ایک صاحب جو نسبتاً تیز لہجہ میں بول رہے تھے کہ حضور مجاہد ملت بھی جب جاتے تھے کبھی کبھی ملاقات میں ناکامی ہوتی تھی۔ حالانکہ یہ سراسر افتراء اور جھوٹ ہے۔ حضرت کی حیات ظاہرہ میں نہ ان کے اس قدر ٹھاٹ باٹ تھے نہ ہی ملنے جلنے پر پابندی — بلکہ ۳/۴ سال قبل بھی راقم بغیر اس قسم کے لوازمات کے ان سے مل چکا ہے۔ ان حضرات کے رخصت ہونیکے کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ مولینا آل رسول حبیبی کو جو سرکار کے اصل مخالف تصور کئے جاتے ہیں اور اشتہار بازی میں جنکا ہاتھ بتایا جاتا ہے گھیر لئے گئے اور اچھی خاصی پٹائی بھی کردی گئی ہے —

دریافت طلب امر یہ ہے اگر کچھ مقامی مولویوں نے انکو تکلیف پہونچائی ہے تو تمام مولوی صاحبان سے دور رہنے کا کیا جواز ؟

جب قوم متصادم ہونے کے نزدیک ہے تو روک تھام کی کوشش کرنا زیادہ ضروری ہے یا دعا تعویذ۔

دروازہ پر آئے لوگوں کے ساتھ بداخلاقی کا مظاہرہ کرنا کہاں کے

بزرگوں کا اصول ہے ؟

اگر سرکار کو مولوی صاحبان سے کچھ لینا دینا نہیں۔ نہ انھیں اسکی پرواہ ہے۔ تو اپنے آدمیوں سے کہہ دیتے کہ میرے مخالفوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو انکا جو جی میں آئے کریں یا کہیں میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا نہ مجھے اس کی پرواہ ہے ! اگر ایسا کیا گیا ہوتا تو شکایت باقی نہیں رہتی !

لیکن ایسی صورت میں دھامنگر جاکر انکے حمایتی دھمکی آمیز لب و لہجہ میں گفتگو نہیں کرتے نہ ہی آل رسول کی پٹائی ہوتی ا

کیا اب مخالفت کرنے والوں کو سر راہ پیٹا جائے گا ؟ یا مفاہمت کی کوئی راہ نکالی جائے گی ؟ کیا قوم کو یوں لڑنے جھگڑنے کے لئے چھوڑ دیا جائیگا ؟ کیا ایسی صورت میں خدا اور رسول کی خوشنودی کا تصور باقی رہتا ہے ؟

کیا ان معروضات کا جواب دیا جائے گا ؟

(مطبوعہ "نوائے حبیب" کلکتہ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۸۹ء)

"ایک افسوسناک واقعہ" کے زیر عنوان حضرت مفتی اعظم اڑلیسہ سے متعلق شنکر پور (شہر بھدرک) کی مسجد کی امامت سے سبکدوش کرنے کا جو ذکر آیا ہے وہ کن حالات میں واقع ہوا اس کے بارے میں ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی شریف بابت ماہ مئی ۱۹۸۹ء ص ۴۹ اور ص ۵۰ میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اسکو من وعن ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس سے نسیم صاحب اور انکے حمایتیوں کی سرکشیوں کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

بھدرک کی مرکزی مسجد میں تالا، دفعہ ۱۴۴

نافذہ مسجد میں اذان وصلاۃ کا سلسلہ بند

شنکر پور مسجد بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ کی مرکزی مسجد کی حیثیت رکھتی ہے جہاں سو سال سے سادات کرام امامت کے فرائض انجام دیتے آرہے ہیں۔ اس وقت مفتیٔ اعظم اڑیسہ حضرت علامہ سید عبد القدوس صاحب قادری حبیبی صدر ادارۂ شرعیہ اڑیسہ تقریباً چالیس سال سے امام ہیں۔ اس سے پہلے موصوف کے والد مولانا سید محمد علی اور دادا مولانا سید نذر علی علیہما الرحمہ امامت کے فرائض انجام دیتے رہے پچھلے کئی مہینوں سے کچھ شرپسندوں نے بلا عذر شرعی انکی برطرفی کی تحریک چلا رکھی ہے۔ جب مسجد کے متولیان اور مصلیان نے ان کی غیر شرعی مانگ کو مسترد کردیا تو ۲۵ ر نومبر ۸۸ء جمعہ کو انتہا پسندوں کی ایک جماعت نے ہر طرح کی تیاریوں کے ساتھ گیارہ بجے سے مسجد کے اندرونی صفوں پر قبضہ کرلیا اور باہر کے دونوں گیٹ پر جرائم پیشہ جوان کھڑے ہو گئے جب ۱۲ ر بجے متولیوں نے آکر یہ منظر دیکھا تو انھوں نے مقامی پولیس کو خبر دی۔ پولیس نے فوراً موقعۂ واردات پر پہونچکر گیٹ پر ایستادہ شرپسندوں کو منتشر کرکے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیا۔ بعد میں جب پولیس کو بتایا گیا کہ مسجد کے اندر بھی شرپسندوں کا گروپ موجود ہے اور اب مسجد سے نکلنے ہی والا ہے تو پولیس نے دونوں گیٹ پہ مسجد سے نکلنے والے ۸۹ ر شرپسندوں کو گرفتار کرلیا اس کے بعد سے مسجد مقفل ہے۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ اور اس میں اذان وصلاۃ بند ہے

اس ہنگامے کا بنیادی سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ مفتی صاحب موصوف جو صوبہ اڑیسہ کے سب سے بڑے مفتی ہیں۔ جن کی عمر لگ بھگ ۷۷ ر سال ہے انھوں نے ایک ایسا فتوی دیا ہے جس سے شرپسندوں کے پیر نسیم اختر

عرف سرکار (جھریا بہار) کی ذات پر زد پڑتی ہے کہ استفتاء میں پیش کئے گئے جملہ سوالات انہیں کے افعال واقوال پر مشتمل ہیں۔ جو غیر شرعی اور گمراہ کن ہیں۔ مثلاً انکا قول ہے کہ نماز کھلونا ہے، مٹھائی ہے۔ قیام، رکوع اور سجدہ اللہ ورسول کی قدم بوسی کا نام ہے، تمام کنواری بھی معراج کی شب بیاہ اسکا بیاہ ہو گیا اور وہ دلہن بنا دی گئی رسول کی حدیث ہے جو مجھے دیکھنا چاہے گلاب کے پھول کو دیکھ لے، اللہ نے فرما دیا محمد کسی کے باپ نہیں وہ کسی کے بیٹے نہیں ہیں، میں کسی عالم ومفتی کو نہیں مانتا مفتیوں نے حضرت منصور کے خلاف فتوی دیکر سولی پر چڑھا دیا۔ وغیرہ وغیرہ ــــ اور ان کے افعال یہ ہیں کہ وہ عورتوں جیسی لمبی زلف رکھتے ہیں وہ عورتوں سے دست بوسی وقدمبوسی کراتے ہیں اس کے لئے باضابطہ عورتوں کو لائن پہ بے پردہ کھڑا رہنا پڑتا ہے، کھلے عام تصویر کشی کراتے ہیں۔ انکی تصویر کو ان کے متبعین اپنی دکان ومکان پر آویزاں کرکے ان پر پھولوں کے مالے اور اگربتی سلگاتے ہیں مسجد کے کمرہ میں ٹی، وی نصب کر رکھا ہے، وہ مسجد کی دیوار سے ٹیک لگاکر مزامیر کے ساتھ عوارتوں کی آواز میں قوالی سنتے ہیں۔ وغیرہ۔

جب مفتی صاحب موصوف اور انکے صاحبزادے مولانا مفتی سید آل رسول حبیبی جنرل سکریٹری ادارۂ شرعیہ مغربی بنگال نے انکے گمراہ کن اقوال وافعال کی تردید کی، مسائل حقہ کو واضح فرمایا تو ان کے جاہل متبعین شرانگیزی پر اتر آئے۔ جس کے نتیجے میں مسجد مقفل ہو گئی۔ اور اذان وصلاۃ کا سلسلہ بند ہو گیا ــ یہ سب کچھ ان کے پیر کے ایماء واشارہ پر ہو رہا ہے۔ واضح ہو کہ ان افعال واقوال کے خلاف ہندوستان کے مشاہیر مفتیان کرام فتاوے دے چکے ہیں۔ جن میں سے

حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری مفتی اعظم ہند اور مفتی شریف الحق صاحب امجدی مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں :-

اس کے علاوہ مقامی اڑیا اخبارات میں بھی اس قسم کی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں ـــــــ حق گو علماء اور عوام پر ان کے مظالم کی داستان بہت لمبی ہے ۔ مذکورہ سطور میں جماعت اہل سنت کے حضرت مجاہد ملت کے دو باوقار خلفاء پر مشتمل وفد کے ساتھ نسیم صاحب موصوف کا برتاؤ اور ناروا سلوک کا بیان ہو چکا ہے ۔ ان کے اکثر مظالم کی رپورٹ مقامی اڑیا اخبار میں شائع ہوتی رہی، مقدمات بھی درج ہوتے رہے جن کی تفصیل طوالت کے خوف سے درج نہیں کر رہے ہیں ۔ لیکن وہ سارے کاغذات تنظیم کی فائل میں محفوظ ہیں جنھیں عندالضرورت پیش کیا جا سکتا ہے ۔

مذکورہ تمام واقعات کے بعد وفد کے ایک جلیل القدر نمائندہ خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین صاحب الہ آبادی نے وفد کے مشورہ کے تحت ایک رجسٹرڈ خط مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۸۹ء کو نسیم صاحب موصوف کے نام اور ایک رجسٹرڈ خط جناب نسیم صاحب کے پیرزادہ و موجودہ سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ امجھر شریف کے نام روانہ کیا ۔ واضح رہے مذکورہ وفد سے سجادہ نشین موصوف کے صاحبزادے مولانا سید نیر صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ اپنے والد گرامی کو درمیان میں لا کر ملاقات کی سبیل اور معاملہ کا تصفیہ کرا دیں گے (آئندہ صفحات میں علماء کرام کی رپورٹ میں اس کی تفصیل آئے گی) مگر افسوس کہ

سجادہ نشین موصوف سے کوئی جواب حضرت قاری صاحب کو موصول نہیں ہوا اور جناب نسیم صاحب نے اس خط کو لینے سے انکار کر دیا اور ڈاکخانہ کی جانب سے لفظ (Refused) لکھ کر حضرت قاری صاحب کو واپس ہو گیا ۔ جو انکے پاس محفوظ ہے ۔ اس کے بعد وفد کے مشورہ سے حضرت قاری صاحب قبلہ نے جناب نسیم صاحب موصوف کے نام اسی رجسٹرڈ خط کا خلاصہ "کھلا خط" کے عنوان سے بشکل پوسٹر (سائز ۳۰ × ۲۰ کا نصف) لفافہ کے عکس کے ساتھ مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۸۹ء کو شائع کر دیا ۔ جس کو بلفظہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :-

کھلا خط [86]

جناب نسیم اختر صاحب وارد حال شیخ شاہی مسجد بھدرک اڑیسہ

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

میں عرس مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان ۹ ۱۴۰۹ھ میں حاضری کی غرض سے دھام نگر کا سفر کر رہا تھا کہ اثناء راہ بالیسر و بھدرک میں مسلمانوں کی طرف سے مجھے تحریریں دی گئیں جن کے ذریعہ یہ باور کرایا گیا کہ آپ اور مولانا مفتی سید عبدالقدوس صاحب بھدرکی کے درمیان مسائل شرعیہ کو لے کر ہونے والے اختلافات کے سبب بالیسر، بھدرک وغیرہ میں ایک زبردست ہنگامہ برپا ہے جسکی وجہ سے ان علاقوں کے مسلمانوں میں سخت انتشار ہے ۔ ان تحریروں میں اس خواہش کا بھی اظہار کیا گیا تھا کہ اس معاملہ میں مداخلت کر کے کوئی حل نکالوں انہی معاملات سے متعلق علماء کرام کے صادر کئے ہوئے بعض فتاویٰ کی زیروکسڈ کاپیاں بھی مجھے دی گئیں ۔ لوگوں میں پیدا انتشار کو محسوس کرتے ہوئے میں نے اتحاد اسلامی کو بحال

کرنے کی کوشش شروع کی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے میں نے عرس میں حاضر علماء کرام و مفتیان عظام خصوصاً حضرت شمس العلماء علامہ مفتی نظام الدین صاحب الہ آبادی شیخ الحدیث دار العلوم خیریہ نظامیہ سہسرام شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مفتی ادریس رضا خانصاحب پیلی بھیت اور علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب شیخ الحدیث دار العلوم غریب نواز الہ آباد سے رابطہ قائم کیا اور مذکورہ فتادی انکے سامنے پیش کرتے ہوئے معاملۂ مذکور کو سلجھانے کے لئے انکی اعانت طلب کی، چنانچہ یہ تینوں حضرات اس معاملہ کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے میری اعانت کیلئے تیار ہو گئے اور یہ طے پایا کہ آپ کے پاس پہونچکر مذکورہ فتادی میں مندرجہ سوالات کے تعلق سے براہ راست آپ سے یہ دریافت کیا جائے کہ آیا ان سوالات میں جن باتوں کی نسبت آپکی طرف کی گئی ہے آپ انکی صحت کی تصدیق کرتے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ ان تینوں حضرات کے ہمراہ ۱۷ دسمبر ۸۸ء کو دن کے تقریباً ۱۱ بجے آپ کی قیامگاہ پر حاضر ہوا لیکن افسوس کہ کئی طریقوں سے کوشش کرنے کے باوجود ہاں کا لفظ سنائی نہ دیا ؎

اس نہیں کا کوئی علاج نہیں روز کہتے ہیں وہ کہ آج نہیں

پاسبانان شریعت نے احقاق حق کی خاطر اپنے جبہ و دستار کی شوکت و حشمت کو بالائے طاق رکھ کر آپکی جبر دتی سرکار میں کیو پر لگنے تک کو اختیار کیا۔ لیکن جہاں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم تک کی رسائی ہوتی رہی وہاں حضرات علماء کرام کے قدم آگے نہ بڑھ سکے۔ الحیف

اس کے بعد مختلف مقامات سے متعدد بار ٹیلیفون کے ذریعہ آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر آپ کی سرکار نے تار سے بھی سروکار نہ رکھا۔ بعد نماز مغرب حضرت مولانا ادریس رضا خانصاحب نے بتایا کہ

آپکی سرکار سے پہلے چار آدمی آئے تھے بعد میں انکی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اُن لوگوں نے طرح طرح کی دھمکیاں دیں۔ حد یہ کہ قتل کر دینے کی دھمکی دی اس پر مولانا موصوف نے یہ جواب دیا کہ اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہوگی کہ راہ حق میں شہادت ہو اور سرکار مجاہد ملت کے قدموں میں دفن کو جگہ ملے۔

حسب بالا اتمام حجت کی کوششوں کے بعد اب اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ مذکور فتادی کی تصدیق کی جائے۔ اس سلسلے میں علماء کرام نے ایک فیصلہ مرتب کیا جسکا اعلان عرس کے آخری اجلاس میں مجمع عام کے روبرو میں کرنے ہی والا تھا کہ اچانک انجھر شریف کے نیر بابو آئے انھوں نے کہا کہ میں اپنے والد گرامی سید جلال الدین ابدال قادری سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ انجھر شریف کو بیچ میں ڈال کر معاملہ کو سلجھانے کی پوری کوشش کرونگا آپ حضرات تھوڑا سا تحمل فرمائیے اور فیصلہ کے اعلان میں جلدی نہ فرمائیے۔ اس لئے میں نے علماء کرام کے مرتب کئے ہوئے فیصلہ کے اعلان کو ملتوی کر دیا اور پھر اجلاس میں عوام نیز ہر دو فریق سے گذارش کی کہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے مزید انتشار پیدا ہو، تقریباً ڈیڑھ ماہ گزر جانے کے بعد نیر بابو سے کسی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے میں نے آپکو ایک رجسٹرڈ خط روانہ کیا تھا اور اس میں یہ گزارش کی تھی کہ انتشار کے اس دور کو ختم کرنے کے لئے آپ ہم لوگوں کو تھوڑا سا وقت دیں تاکہ ہم لوگ مذکورہ فتادی میں مندرجہ سوالات میں جن جن باتونکی نسبت آپکی طرف کی گئی ہے ان سے متعلق براہ راست آپکی تصدیق یا انکار دریافت کر سکیں یا اس معاملہ کو حل کرنے کیلئے آپ خود کوئی معقول سبیل نکالیں اور ہم لوگونکو اس کی اطلاع دیں۔ یہ رجسٹرڈ خط ۱۴ جنوری ۸۹ء کو الہ آباد سٹی ڈاکخانہ سے بھیجا گیا تھا اور اس کا نمبر ۳۲۹ تھا لیکن وہ خط مجھے

واپس مل چکا ہے جس پر آپکے یہاں کے ڈاکیہ نے ۹ر جنوری کو لفظ ریفیوزڈ لکھتے ہوئے آپ کی عدل پروری اور کرم گستری پر مہر ثبت کردی ہے ناچار مذکورہ خط کا خلاصہ شائع کرنا پڑ رہا ہے اگر آپ نے سے

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا

پر کان دھرا ہوتا تو ان سطور کو اس شکل میں شائع کرنے کی ضرورت نہ پڑتی .... امید ہے کہ تاریخ اشاعت کے ایکماہ کے اندر اندر مذکورہ مسائل شرعیہ سے متعلق گفتگو کے لئے وقت معین کر کے بذریعہ رجسٹرڈ خط مطلع کریں گے۔ ورنہ اتمام حجت کے بعد خدام شریعت مطہرہ اپنے فرض منصبی کو انجام دینے پر مجبور ہوں گے۔ فقط زیادہ، زیادہ

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

دستخط (فقیر سید محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ مفتی وخطیب جامع مسجد الہ آباد)

نوٹ :- چونکہ یہ معاملہ صرف آپ اور مفتی صاحب موصوف کا نہیں بلکہ مذہب وملت کا ہے اور اس سے ہزار ہا لوگوں کے ایمان وکفر کا تعلق ہے اس لئے اس پر تیار ہونا آپکے لئے ناگزیر ہے اور اسی میں آپکی اور ملت کی بھلائی ہے۔ (عکس روانہ کردہ رجسٹرڈ ملفوف جو Refused کر دیا گیا)

سید مقبول حسین حبیبی مفتی وخطیب جامع مسجد چوک الہ آباد

(تاریخ اشاعت ۱۰ر فروری ۸۹ء)

اس پوسٹر کے علاوہ کثیر الاشاعت دو ماہنامے سنی دنیا بریلی شریف بابت ماہ مئی ۸۹ء ص ۴۲ تا ص ۴۶ میں مذکورہ لفافہ کے عکس کے ساتھ اور ماہنامہ قاری نئی دہلی بابت ماہ مارچ ۱۹۸۹ء ص ۷۷ و ص ۷۸ میں بھی

کھلا خط" جلی سرخیوں کے ساتھ بلفظہٖ شائع ہوا۔ کھلا خط میں جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے جناب نسیم صاحب موصوف کو ایکماہ کی مہلت دی گئی تھی لیکن ساڑھے پانچ مہینہ سے بھی زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد جب ان سے اس سلسلے کا کوئی جواب موصول نہ ہوا تو وفد میں شامل علماء کرام نے جو رپورٹیں پیش کیں وہ اور ان سب کا مشترکہ خط علامہ ازہری کے نام ذیل

حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین حبیبی مفتی شہر الہ آباد کی رپورٹ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ الہ الذین ھم حزب اللہ واولٰئک ھم المفلحون دائما ابدا

دسمبر ۸۸ء میں سیدی سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس پاک کے موقع پر مسلمانان اہل سنت بالاسور بھدرک صوبہ اڑلیسہ کی جانب سے جو تحریریں مفتی سید عبد القدوس صاحب اور سید نسیم اختر صاحب کے مابین الجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے سے متعلق مجھے دی گئی تھیں۔ فقیر نے اس سلسلے میں جو کچھ کیا اسکی تفصیل "کھلا خط" نامی اشتہار میں موجود ہے۔ کھلا خط شائع ہونے کو تقریباً چھ ماہ کا طویل عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک نسیم صاحب کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔ البتہ سب وشتم (گالی گلوج) اور دھمکیوں پر مشتمل چند خطوط اور رجسٹریاں معلوم اور نامعلوم افراد کی طرف سے ضرور موصول ہوئیں۔

واضح رہے کہ مسائل ڈھونڈنا یا مسائل پیدا کرنا ہمارا کام نہیں ہے البتہ ہم سے سوال ہونے کے بعد صحیح صحیح اور حق کی حمایت میں جواب دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ مسائل کو سلجھانا اور نزاعات ومعاملات کا بہتر سے بہتر تصفیہ فقیر کی آخری کوشش ہوتی ہے۔ چنانچہ اس فتنہ

بعد دیگر مفتیان کرام وعلماء اسلام سے تصدیقات لے کر اس کی اشاعت کر کے انکی ضلالت وگمراہی بے نقاب کردی جائیگی۔ چونکہ یہ معاملہ انتہائی اہم ہے براہ کرم خصوصی توجہ فرمائیں ہم طرح آپ کے ساتھ ہیں اور آپکے قدم بقدم چلتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام مع الاحترام۔ فقط والسلام

دستخط (محمد نظام الدین القادری الحبیبی عفی عنہ)

۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۲۹ جولائی ۱۹۸۹ء مع مہر

نوٹ: حضرت شمس العلماء کی یہ رپورٹ انکے اپنے لیٹر پیڈ میں مندرج ہے۔

تلمیذ صدر العلماء، خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد رحمت اللہ صاحب قادری شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز۔ الہ آباد (یو.پی) کی رپورٹ

جناب نسیم اختر عرف سرکار کے گمراہ کن اقوال وافعال کی تفتیش وتحقیق سے متعلق علماء کرام کی سرگزشت اور تأثرات

باسمہ سبحانہ

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلھا — سید نسیم اختر قادری معروف بہ نسیم مستان ونسیم سرکار بھدرکی سے منسوب جن غیر شرعی اقوال وافعال پر وہاں کے لوگوں نے علماء اسلام ومفتیان عظام سے استفتاء وسوالات

کیے تھے مع جوابات انکی زیروکس کاپیاں وہاں کے ذی ہوش اور دین پسند لوگوں نے عرس مجاہد ملت منعقدہ ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء کے موقع سے عرس میں حاضر اکابرین امت ومشاہیر وقت کی خدمت میں اس گذارش کے ساتھ پیش کیا کہ ان سوالات وجوابات کو لیکر اڑیسہ میں ایک محشر خیز ہنگامہ بپا ہے اور امت سخت انتشار کا شکار ہے اور تباہی وبربادی سے قریب ہے، لہٰذا آپ حضرات اہل اڑیسہ کی دستگیری فرماتے ہوئے اس فتنہ کے انسداد کا کوئی مناسب حل نکالئے اور معاملہ کو سنجیدگی ودیانت کے ساتھ سلجھا کر امت کو تباہ ہونے سے بچائیے۔

اپنی دینی ذمہ داری اور حالات کے غیر معمولی حد تک سنگین ہونے کی وجہ سے پاسبانان شریعت اور نامور علماء کرام مذکورہ قضیہ کو سلجھانے کوئی قابل قبول حل نکالنے نیز فتنہ کے استیصال اور آپسی اتحاد بحال کرنے میں ہر ممکن تعاون دینے کیلئے تیار ہو گئے اور کافی غور وخوض کے بعد یہ طے ہوا کہ سب سے پہلے نسیم صاحب سے مل کر فتاوی کی زیروکس کاپیوں میں درج سوالات کی صحت یا عدم صحت سے متعلق استفسار کیا جائے مدعا علیہ کو صفائی کا حق دیا جائے اور خود انہیں بھی ان سوالات کے بارے میں اظہار خیال کا موقع دیا جائے — چنانچہ ۱۷ دسمبر ۸۸ء کو مؤقر علماء کا ایک وفد جس میں علاوہ راقم الحروف شمس العلماء، بدر الفضلاء، بحر العلوم حضرت علامہ الحاج شاہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ الہ آبادی شیخ الحدیث دارالعلوم خیریہ نظامیہ سہسرام اور جامع شریعت وطریقت، زینت مسند ہدایت، خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج قاری سید مقبول حسین صاحب قبلہ مفتی وخطیب شہر الہ آباد اور خطیب دوراں شہزادہ شیر بیشہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد

ادریس رضا صاحب قبلہ علی بھیت کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔ اس مقصد کے لئے یہ وفد نسیم صاحب کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ اور نسیم صاحب سے ملنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔ ہزار منت وسماجت کی، خادموں کے ناز اٹھائے، عرضیاں بھیجیں ملاقاتوں کی لائن میں لگے، جفا اور ناروا برتاؤ سے دوچار ہوئے اور بہ ہزار یقین یہ باور کرانے کے باوجود کہ یہ ملاقات انتہائی اہم اور ازبس ضروری ہے نسیم صاحب نے وفد مذکور کو کسی بھی قیمت پر ملاقات کا موقع نہ دیا۔ مزید یہ کہ جناب علی القاب کی قیام گاہ سے وفد کو چلے جانے پر مجبور کر دیا گیا۔ بایں ہمہ امت کو گمراہی سے بچانے کی خاطر ہمت نہ ہارتے ہوئے وفد نے مختلف مقامات سے متعدد بار ٹیلیفون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی کہ کسی طرح بھی اتمام حجت قائم ہو جائے اور جناب نسیم کو صفائی کا موقع فراہم ہو جائے۔ مگر نہیں کے سوا ہاں کی کوئی صورت ہی نہ بن پڑسکی — مجبوراً علماء کا یہ وفد دھامنگر شریف واپس آگیا۔ یہاں سے بھی ٹیلیفون پر رابطہ کی کوشش کی گئی مگر بے سود رہا۔ وفد کے دھامنگر واپس آجانے کے بعد ۱۷ دسمبر ۸۸ء کی شام کو وفد میں شریک ایک معتبر عالم دین کیساتھ نسیم صاحب کے حامیوں کی طرف سے جو نازیبا حالات پیش آئے اس کی تفصیل "کھلا خط" نامی اشتہار میں شائع ہو چکی ہے۔

کوئی چارہ نہ پاکر آخر علماء نے اپنا فیصلہ مرتب کر لیا ۱۷ دسمبر ۸۸ء کو عرس کے آخری اجلاس میں برسرِ عام جسکا اعلان ہونے ہی والا تھا کہ اعلان سے تھوڑی دیر پہلے خانقاہ اجمیر شریف کے ولی عہد سجادہ جناب نیر صاحب جو نسیم صاحب کے عزیز بھی ہوتے ہیں اور جو غالباً

کسی ایماء پر حالات کا جائزہ لینے ہی کے لئے عرس میں آئے ہوئے تھے بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے معاملات کو موڑنے اور اعلان کو رکنے میں کامیاب ہو گئے — ہوا یہ کہ انھوں نے ثالث بن کر یہ ذمہ داری قبول کی کہ میں اپنے والد صاحب (یعنی عالی جناب سید جلال الدین ابدال قادری صاحب) کے ذریعہ تمام معاملات بحسن وخوبی حل کرادونگا اور میں بھرپور کوشش کرونگا کہ جلد از جلد معاملہ سلجھ جائے، آپ حضرات تھوڑا سا تحمل سے کام لیں اور جب تک کے لئے فیصلہ کے اعلان سے باز رہیں، خط وکتابت کے ذریعہ میں اپنی کاروائیوں کے ذریعہ آپ حضرات کو مطلع کرونگا، آپ حضرات مجھ پر اطمینان رکھیں — علماء کرام نے موصوف پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی پیش کش منظور کر لی اور اپنے فیصلہ کا اعلان نہیں کیا۔ عوام نیز ہر دو فریق سے گذارش ضرور کی گئی کہ "ایک ایسا ذریعہ ہاتھ آگیا ہے جس نے معاملات کو جلد از جلد سلجھا دینے کی ذمہ داری قبول کی ہے لٰہذا آپ لوگ ہرگز کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے مزید انتشار ہو اور حالات زیادہ بگڑ جائیں" — مگر نیر صاحب عرس کے اسٹیج سے جو غائب ہوئے ہیں تو تلاش بسیار کے باوجود آجتک یہ پتہ ہی نہ چل سکا کہ آخر کس چلمن زرنگار کے اوٹ میں آپکا حریم ناز ہے — خیر یہ فیصلہ علماء کے اعلان کو رکنے کی ایک ہوشیاری تھی اور کرنا کرانا کچھ بھی نہیں تھا اسی وجہ سے موصوف کی طرف سے مایوس ہو جانے کے بعد بہ مشورۂ وفد ۴؍ جنوری ۱۹۸۹ء کو نسیم صاحب کے پاس الہ آباد سے براہ راست ایک رجسٹری ارسال کی گئی جسے لینے سے جناب نے انکار کر دیا اور ریفیوزڈ لکھ کردہ رجسٹری واپس آگئی مجبور ہو کر ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کو بنام کھلا خط رجسٹری کا خلاصہ اشتہار کی شکل اور ماہناموں میں شائع کیا گیا۔

جس میں لکھ دیا گیا کہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر مسائل شرعیہ اور سوالات سے متعلق گفتگو کے لئے کوئی وقت معین کر کے رجسٹرڈ خط کے ذریعہ مطلع کریں ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کر دی گئی تھی کہ اگر اس ایکماہ کے اندر آپ کی جانب سے جواب موصول نہیں ہوتا تو علماء کرام اپنا فرض منصبی ادا کرنے پر مجبور ہونگے اور جن غیر شرعی اقوال وافعال کو آپ کی جانب منسوب کیا گیا ہے انکی صحت یقینی سمجھی جائے گی۔

فروری سے ابتک تقریبًا چھ ماہ بیت جانے بعد بھی جناب کی مہر خاموشی نہ ٹوٹ سکی اور ہنوز صدائے برنخاست۔

اس دوران جناب کے خاندان کے ایک معزز عالم دین سے مخدوم گرامی حضرت قاری سید مقبول حسین صاحب جیبتی کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے تمام حالات سے آگاہ کرنے کے بعد عالم مذکور سے گذارش کی کہ خاندان کا ایک معزز فرد ہونیکی حیثیت سے آپ اس معاملہ میں دخیل ہو کر اسے سلجھانے کی کوشش کریں انھوں نے بھی بہت کچھ وعدہ وعید کیا مگر ادھر سے بھی ابتک خاموشی ہی ہے ——— سننے میں آیا ہیکہ اس وفد کے علاوہ بھی جو لوگ اس معاملہ میں نسیم صاحب سے ملاقات کی کوشش کرتے ہیں انھیں منہ کی کھانی پڑتی ہے اور حسرت و افسوس کے سوا کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ مریدین میں بھی اگر کوئی اس کے لئے کچھ کرتا ہے تو اس پر شدید عتاب نازل ہوتا ہے۔

جناب نسیم صاحب کو صفائی کا موقع فراہم کرنے اور انکی جانب منسوب غیر شرعی اقوال وافعال کی صحت یا عدم صحت سے متعلق استفسار کے لئے علماء کرام کی اتنی طویل جانفشانی، جانکاہ مشقت رنج و تعب اور تگ و دو کے باوجود جناب کا مسلسل گریز اور فرار کی

ممکنہ راہیں اپنانا یہ بتاتا ہے کہ استفتاءات میں جو کچھ اقوال وافعال جناب کیطرف منسوب ہیں، انکا انتساب حق بجانب ہے اور یہ کہ وہ تمام اقوال وافعال غیر شرعی اور باطل ہیں، جن کا باطل اور غیر شرعی ہونا خود جناب پر بھی روز روشن کیطرح عیاں ہے جبھی تو جناب کی جانب سے فرار کے یہ ناز و انداز ہیں ———

جناب سے متعلق جو الزامات ہیں (مثلًا یہ کہ ۱ر قیام، رکوع، سجدہ کیا ہے؟ قدم چومنا ہے اللہ کا اللہ کے رسول کا ——— جناب کا قول ۲ر اللہ نے فرمادیا معراج کی رات کہ نماز آج سے معراج المومنین ہوگی نماز پہلے کنواری تھی آج اسکی شادی ہوگئی بیاہ ہوگیا وہ دلہن بنا دی گئی ——— جناب کا قول ۳ر اللہ نے فرمادیا محمد کسی کے باپ نہیں کسی کے بیٹے نہیں ہیں ——— جناب کا قول۔ ۴ر ہم کسی عالم اور مفتی کو نہیں مانتے مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتویٰ دے کر سولی پر چڑھا دیا ——— جناب کا قول وغیرہ وغیرہ)

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد فقیر کو غلبۂ ظن حاصل ہوگیا ہے کہ وہ سب الزامات صحیح ہیں ———

ایسی ذات جسے مرکزیت اور عالم مُطاع کی حیثیت حاصل ہو اور جسکی علمی وجاہت سب کا مرکز عقیدت ہو اس وقت حضور اہرہری میاں صاحب قبلہ کی ہے۔ لہٰذا فتنہ کو فرو کرنے اور عوام کو گمرہی سے بچانے کی خاطر فقیر کی رائے یہ ہیکہ اس معاملہ کو اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ جانشین حضور مفتی اعظم ہند مخدوم گرامی وقار حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت فیوضہم العالیہ کی خدمت میں پیش کیا جائے تاکہ اتمام حجت کی اس حد تک سعی کے

بعد ایسے متمرد شخص پر حضرت جو حکم شرعی صادر فرمائیں ہم سب اسکی تائید و تصدیق کریں اور زیادہ سے زیادہ علماء کی تصدیق و تائید حاصل کرنے کے بعد اس کی تشہیر کرکے عوام کو ضلالت و گمراہی سے بچانے کی حتی المقدور سعی کی جائے۔

ھذا ما ظھر لی والعلم عند ربی لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

کتبہ (دستخط الفقیر الی مولاہ محمد رحمت اللہ قادری غفرلہ)

خادم دار العلوم غریب نواز۔ الہ آباد۔

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۸۹ء مع مہر۔

خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب المعروف "شمس العلماء" الہ آبادی کی رپورٹ۔

"بسلسلۂ مخاصمت درمیان مولانا مفتی سید عبد القدوس اور نسیم بھدرکی اختری" میں مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء کو عرس مجاہد ملت علیہ الرحمہ میں شرکت کی غرض سے دھام نگر شریف حاضر ہوا تو معتبر ذرائع سے یہ خبر ملی کہ یہاں بھدرک دھام نگر شریف وغیرہ میں چند مسائل شرعیہ میں مولانا مفتی سید عبد القدوس صاحب بھدرکی اور جناب نسیم اختر صاحب عرف سرکار مقیم حال شیخ شاہی مسجد بھدرکی کے مابین شدید اختلافات کے نتیجہ میں ہنگامہ آرائی اپنے شباب پر ہے۔ مخلص احباب اہلسنت کے مشورے اور حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین حبیبی کی اپیل پر میں چند علماء کرام کے ساتھ بصورت وفد جناب نسیم اختر صاحب کی قیام گاہ واقع شیخ شاہی مسجد بھدرک اڑیسہ

میں ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء کو گیارہ بجے دن پہونچا تاکہ حاصل شدہ فتاوی میں مندرجہ سوالات کے متعلق براہ راست ان سے دریافت کیا جائے کہ ان سوالات میں جن جن باتوں کی نسبت ان کی طرف کی گئی ہے۔ انکی صحت کی تصدیق وہ کرتے ہیں یا نہیں —— مگر افسوس کہ متعدد کوششوں کے باوجود ان کے دربار تک رسائی نہ ہوسکی لائن پہ کھڑے ہونے تک کو اختیار کیا گیا مگر پھر بھی ان کے دربار تک پہونچنا ممکن نہ ہو سکا۔ اس کے علاوہ بھدرک اور دھام نگر شریف سے اسی روز بذریعہ ٹیلی فون رابطہ قائم کیا گیا۔ تو اس سے بھی انھوں نے بات کرنے سے گریز کیا۔ پھر عرس کے بعد وفد مذکور کے مشورے سے حضرت قاری صاحب موصوف نے ۲۸ جنوری کو انکے نام الہ آباد سے رجسٹرڈ خط ارسال کیا تو انھوں نے اسکو بھی لینے سے انکار کر دیا چنانچہ وہاں کے ڈاکیہ نے لفظ رفیوزڈ لکھ کر بھیج دیا اور وہ رجسٹرڈ خط قاری صاحب موصوف کو واپس مل چکا ہے جو محفوظ ہے۔ پھر قاری صاحب نے نسیم صاحب موصوف کے نام کھلا خط، رسائل اور پوسٹر کی شکل میں شائع کیا۔ اور اس میں جواب کے لئے ایک مہینہ کا وقت انھیں دیا گیا کہ اگر اس مدت میں کوئی جواب نہیں دیں گے تو علماء اہل سنت اپنا فرض منصبی انجام دینے پر مجبور ہوں گے۔ اور آپ پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں ان کی صحت کے یقین پر کوئی چیز مانع نہ رہ جائیگی —— یہ کھلا خط ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کو شائع کیا گیا تھا۔ اس کی اشاعت کو تقریباً ۶ ماہ کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک ان سے کسی قسم کا جواب موصول نہ ہوا۔ اتمام حجت کی جو بھی ممکن صورتیں تھیں وہ اپنائی گئیں۔ اب ان کے مسلسل گریز سے میں اس نتیجے پر پہونچا ہوں کہ حضرت مولانا مفتی سید عبد القدوس صاحب حق پر ہیں اور جناب نسیم اختر عرف سرکار اپنے باطل ہونے پر یقین

کرنے کی وجہ سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں اور ان کے متعلق جو الزامات ہیں (مثلاً ان کا قول ہے کہ قیام رکوع وسجدہ کیا ہے قدم چومنا ہے اللہ کا، اللہ کے رسول کا۔ ۲۔ اللہ نے فرمادیا معراج کی رات کہ نماز آج سے معراج المومنین ہوگی۔ نماز پہلے کنواری تھی آج اس کی شادی ہوگئی بیاہ ہوگیا اور وہ دلہن بنادی گئی ــــ ۳۔ اللہ نے فرمادیا محمد کسی کے باپ اور کسی کے بیٹے نہیں ہیں ــــ ۴۔ ہم کسی عالم اور مفتی کو نہیں مانتے۔ مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتویٰ دیکر سولی پر چڑھا دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔)

ظنِ غالب ہے کہ وہ سب صحیح ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں جانشینِ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری دام ظلہم سے رجوع کیا جائے ــــ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا جو حکم شرعی ہو اس پر علماء اہل سنت سے تصدیق لے کر عوام میں شائع کر دیا جائے تاکہ ہر مسلمان ناجائز افعال واقوال سے محفوظ رہے۔ فقط

دستخط (محمد نظام الدین القادری الحبیبی غفرلہٗ) مع مہر
۲۵؍ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۹؍ جولائی ۱۹۸۹ء

یہ تمام رپورٹیں، کھلا خط، استفتے اور مفتیان کرام کے فتاوے مع الزامات ــــ مرکز عقیدت، مظہر اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری صدر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے حضور پیش کئے گئے اور ان سے ان تمام چیزوں کی روشنی میں فیصلہ دینے کا عریضہ پیش کیا گیا تو حضرت موصوف نے جو حقانی فیصلہ صادر فرمایا اس پر بیسیوں مقتدر

علماء کرام وشہرہ آفاق مفتیان عظام اور مشائخ طریقت کی ایمان افروز اور باطل شکن تصدیقات کے ساتھ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

فیصلہ

۸۶
۹۲

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ وصحبہ الکرام اجمعین۔

میں نے جناب نسیم اختر صاحب بہاری عرف سرکار مقیم حال شیخ شاہی مسجد بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ کے متعلق بہت سے عوام وعلماء کے بیانات سنے، تحریریں دیکھیں، استفتے اور مفتیانِ کرام کے فتووں کا مطالعہ کیا۔ شمس العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب الٰہ آبادی حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز الٰہ آباد اور حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین مفتی شہر الٰہ آباد جیسے مقتدر علماء کی ان سے براہ راست ملاقات کی کوشش پھر اس میں ناکامی قاری سید مقبول حسین حبیبی کا ان کے نام رجسٹرڈ خط روانہ کرنا اس میں ڈاکخانہ کیطرف سے Refused لکھ کر واپس آجانا اور پھر ان کے نام "کھلا خط" کی اشاعت اور ان حضرات کیطرف سے ان سب کی رپورٹ پڑھنے کے بعد فقہائے کرام کے طور پر ظنِ غالب ملتی بالیقین ہوجاتا ہے کہ شخص مذکور دین سے نابلد، شریعت وطریقت سے ناواقف فسق وفجور میں مبتلا، علماء ملت کا گستاخ اور اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں نہایت جری، بیباک بلکہ گمراہ وگمراہ گر ہے بلکہ اسکے بعض اقوال تو فقہاء

کے طور معاذ اللہ کفر کی حدوں کو چھو رہے ہیں اس لئے اس
پر لازم ہے کہ توبہ، تجدید ایمان وغیرہ کے بعد راہِ شریعت
پر گامزن ہو جائے۔ درمختار میں ہے۔ ومافیہ خلاف یؤمر
بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح اگر وہ ایسا نہ کرے تو
تمام مسلمانان اہل سنّت پر لازم ہیکہ وہ حسب استطاعت
اسے اس کے لئے مجبور کریں قرآن کریم میں ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ حدیث
پاک میں ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان
لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک
اضعف الایمان۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ
اس سے دور ونفور رہیں، اس کا شرعی بائیکاٹ کریں۔
قرآن کریم میں ہے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ تفسیرات احمدیہ میں اس کے تحت فرمایا۔
الظّٰلمین یعم الکافر والفاسق والمبتدع والقعود
مع کلھم ممتنع۔ اس کی خلافت فسخ ہو گئی ہے اسکو
مقتدا سمجھنا اور پیر بنانا جائز نہیں۔ پیر ہونے کیلئے
چار شرطیں ہیں چنانچہ فتاوی افریقہ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
علیہ الرحمۃ والرضوان میں ہے پہلی شرط یہ ہے کہ شیخ کا سلسلہ باتصال

صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو دوسری شرط
یہ ہے کہ شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو، بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان
تک پہنچیگا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔ تیسری شرط
یہ ہے کہ عالم ہو۔ اقول علم فقہ کہ اس کی اپنی ضرورت کے
قابل کافی ہو اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف، کفر
واسلام ضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو
ورنہ آج بد مذہب نہیں کل ہو جائے گا فمن لم یعرف
الشر فیوما یقع فیہ چوتھی شرط یہ ہیکہ فاسق معلن نہ ہو
الخ ملتقطا اور ظاہر ہیکہ جناب نسیم اختر صاحب ان چار شرطوں کے
حامل نہیں ہیں اسی طرح انکو ولی وبزرگ کہنا بھی غلط ہے
الیواقیت والجواھر میں ہے اعلموا انّ موازین الاولیاء المکملین
لا تخطئ الشریعۃ ابدا فھم محفوظون من مخالفۃ الشریعۃ۔
یقین کرو کہ اولیاء مرشدین کی میزانیں کبھی شریعت سے
خطا نہیں کرتیں وہ مخالفت شرع سے محفوظ ہیں
اگرچہ ان سے خرق عادات کا ظہور ہوتا ہو کیونکہ ہر خرق عادت کرامت نہیں
ہوتا۔ استدراج بھی ہوتا ہے جس کے لئے مسلمان ہونا بھی ضروری نہیں۔
حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من
ظھر لہ وعلی یدہ من المخترقات وھو علی غیر الالتزام باحکام
الشریعۃ نعتقد انہ زندیق وان الذی ظھر لہ مکر واستدراج

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جس شخص کے ذریعہ خرق عادات ظاہر ہوں اگر وہ شریعت کے احکام کو لازم نہیں جانتا تو وہ زندیق ہے اور وہ خرق عادت مکر و استدراج ہے۔ یونہی اسکو امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ فتح القدیر میں ہے لا یجوز الصلاۃ خلف اہل الاھواء۔ مجاہد ملت علیہ الرحمہ بلاشبہ اہل سنت و جماعت کے زبردست عالم و قائد برگزیدہ ولی تھے انھوں نے جس وقت اس شخص سے ادب و احترام کا تعلق روا رکھا تھا اس وقت اس شخص کے یہ اقوال و افعال ظاہر نہ ہوئے تھے اب جبکہ اس شخص کے گمراہ کن اقوال و افعال ظاہر ہو چکے ہیں تو حضور مجاہد ملت کے اس طرز ادب کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی آج اس شخص کیساتھ وہی ادب و احترام ملحوظ رکھا نہیں جا سکتا کہ وہ پہلے گمراہ و گمراہ گر نہ ہوا تھا۔ اب اسکا یہ حال ظاہر ہوا۔

حضور مجاہد ملت جس مقدس ہستی کا کلمہ پڑھ کر مسلمان تھے اور جسکی شریعت پر ثابت قدم رہ کر عرفان و آگہی کے بلند مقام پر فائز تھے خود اس رسول علیہ السلام کے قول و فعل میں تعارض ہو تو اس فعل کو ہزار بار صحیح ماننے کے باوجود اس فعل پر عمل جائز نہ ہوگا اس لئے حضرت مولانا مفتی سید عبد القدوس صاحب مدظلہ کا یہ فرمانا یقیناً بجا ہے کہ "میں حضور مجاہد ملت کے اقوال کو مانتا ہوں اور وہ

افعال جو شریعت مطہرہ کے متعارض ہوں وہ قابل عمل نہیں"

حضرت مجاہد ملت نے انکا احترام ضرور کیا تھا لیکن دوسروں کو اسکا حکم دیکر پابند نہیں فرمایا تھا لیکن اگر دوسروں کو یہ حکم دیا بھی ہوتا تو آپکا یہ حکم قول صوری ہوتا اور اس شخص کے یہ حالات ظاہر ہونیکے بعد اسکا شرعی بائیکاٹ کرنا قول ضروری ہے اور قول صوری و قول ضروری میں اختلاف کے وقت قول ضروری پر عمل لازم۔ اور یہ قائل کا اتباع کرنا ہے۔ اور قول صوری پر عمل ناجائز اور قائل کی مخالفت ہے — فتاوی رضویہ میں ہے — القول قولان صوری و ضروری وربما یخالف الحکم الضروری الحکم الصوری وح یقضی علیہ الضروری حتی ان الاخذ بالصوری یعد مخالفۃ للقائل والعدول عنہ الی الضروری موافقۃ واتباعا لہ — تو اس شخص کے شرعی بائیکاٹ میں مجاہد ملت کا اتباع اور انکی پیروی ہے اور اس کے ادب و احترام میں مجاہد ملت کی مخالفت اور ان سے دشمنی ہے آج اگر حضور مجاہد ملت حیات ظاہری میں ہوتے تو بلاشبہہ وہ بھی ان باتوں کے سبب اس شخص کا شرعی بائیکاٹ کرتے۔

عقیدۂ اہل سنت کے مطابق اولیاء کرام بعد وصال بھی زندہ ہیں شریعت کے فروغ سے خوش اور اسکی پامالی سے رنجیدہ ہوتے ہیں تو یقیناً —

مجاہد ملت کی روح اپنے مزار میں ان مریدین و متوسلین سے خوش ہے جو اس کا شرعی محاسبہ کر رہے ہیں اور ان سے رنجیدہ ہے جو شریعت حقہ کی پامالی میں کسی طرح اس شخص کے مددگار ہیں۔

علماء اسلام شریعت کے امین اور انبیاء کے وارث ہیں۔ انکی تعظیم و تکریم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور علامت ایمان ہے۔ اور انکی توہین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ جو موجب کفر و ہلاکت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ ثلثۃ لا یستخف بحقہم الا منافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط۔ تین شخصوں کے حق کو کوئی کھلا منافق ہی ہلکا سمجھے گا جن میں سے ایک عالم دین ہے ــــ دوسری حدیث میں ہے ما یبغی علی الناس الا ولد بغی وال من فیہ عرق ... حضرت امام غزالی فرماتے ہیں۔ سئل ابن المبارک من الناس فقال العلماء۔ یعنی لوگوں پر زیادتی وہی کرے گا جو ولد الزنا ہو یا زنا کی اسمیں کوئی رگ ہو۔ امام غزالی کا ارشاد ہے کہ ابن مبارک سے سوال ہوا کہ ناس (لوگوں) سے کون مراد ہیں؟ فرمایا کہ وہ علماء ہیں۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ علماء کرام کی توہین و تحقیر جو اس شخص اور اس کے ہمنواؤں کی نوک زبان ہے ہلکی بات نہیں بلکہ غارت گر ایمان ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص اور اسکے

ہمنواؤں سے دور و نفور رہیں تاکہ یہ لوگ احکام شرع کی تعمیل پر مجبور ہوں ــ مولائے کریم ہدایت بخشے اور اتباع شریعت کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وھو المعین

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳۰ صفر سنہ ۱۴۱۱ھ

مع مہر دار الافتاء

ملک کے مشاہیر مفتیان کرام و علماء عظام اور مشائخ طریقت کی تصدیقات

---

۲ ـ تلمیذ و خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ عاشق الرحمن حبیبی، پرنسپل و صدر دار الافتاء جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔ مع مہر۔

قد حق ھذا القرار الصادر و عمل المسلمین حسب ھذا القرار مما لا بد منہ فقط رقمہ دستخط (الفقیر عاشق الرحمن حبیبی غفرلہ)

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۴۱۱ھ ـ مع مہر

۲ ـ خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین حبیبی مفتیٔ شہر الہ آباد ـ (یو پی)

ھذا حکم العالم المطاع لا سبیل لنا الا الاتباع ـ دستخط ـ

(الفقیر السید محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ) مع مہر

۳۔ خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی عبد الرب صاحب
امیر کل ہند تحریک خاکساران حق۔ مراد آباد (یو پی)

اَصَابَ مَنْ اَجَابَ۔ دستخط (محمد عبد الرب حبیبی غفرلہٗ)

۴۔ چشم و چراغ خاندان رضویہ حضرت مولانا سبطین رضا خاں صاحب بانی ادارہ شرعیہ مدھیہ پردیش۔

عزیزی علامہ ازہری سلمہ کے فتویٰ اور اس پر ان تمام علماء کرام کی تصدیقات سے متفق ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ نسیم صاحب اور انکے رفقاء کو قبولیت حق کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

دستخط (احقر سبطین رضا خاں غفرلہٗ)

۵۔ نبیرۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعلیحضرت بریلی شریف

مجھ فقیر قادری کے پاس عرس رضوی کے موقع پر نسیم سرکار سے متفق حضرات آئے اور صورت حال سے واقف کرایا، میں نے استفتاء اور جواب استفتاء دیکھا، وہ اس بات پر بھی مصر ہوئے کہ میں بھدرک ضلع بالاسور پہنچوں اور وہاں مجھے لے جاکر مزید صورت حال سے آگاہ کرایا جائے مگر تاایں دم ان حضرات نے کوئی اطلاع نہیں دی اور نہ وہ مجھے لینے آئے تقریباً ڈھائی ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے مگر نہیں معلوم وہ حضرات کس فکر و تردد میں ہیں جبکہ اُن حضرات نے صرف ایکماہ کی مہلت چاہی تھی۔ اور نسیم اختر عرف سرکار سے ملاقات کرانے کا وعدہ کیا تھا تاکہ وہ اپنی صفائی پیش کرسکیں۔ لیکن تا دم تحریر ایسا نہیں ہوسکا جبکہ میرے پاس نسیم اختر عرف سرکار" سے متعلق استفتاء پھر اس پر علماء کرام کا

جواب شرعی نیز جن علماء کرام کی اس جواب پر تصدیقات ہیں ان کے اسمائے گرامی ہیں موجود ہے۔ بہرحال میں جواب استفتاء سے متفق ہوں۔ جو حکم شرعی نسیم اختر پر عائد ہوا ہے وہ حق و صحیح ہے" فقط والسلام دستخط (فقیر قادری سبحان رضا سبحانی غفرلہٗ)

۲۰ر دسمبر ۱۹۹۵ء مع مہر۔

۶۔ نبیرۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا توصیف رضا خانصاحب صدر سنی جمعیتہ العوام۔ بریلی شریف۔

"عم محترم علامہ ازہری میاں کا فیصلہ حق و صواب پر مبنی ہے۔"

دستخط (فقیر محمد توصیف رضا خان غفرلہٗ)

۷۔ چشم و چراغ خاندان اشرفیہ مجاہد دوراں حضرت مولانا محمد سیّد مظفر حسین کچھوچھوی۔

"الجواب صحیح جو فیصلہ علماء ملت اسلامیہ نے دیا ہے وہ حق بجانب ہے اس پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری و لازمی ہے۔"

دستخط (سید مظفر حسین کچھوچھوی)

۸۔ فخر سیادت حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی سجّادہ نشین آستانۂ عالیہ شمسیہ۔ رائچور، کرناٹک۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مخدومی حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خانصاحب قبلہ ازہری مدظلہ العالی نے جس خلاف شرع پیر پر حکم شرع نافذ کیا ہے فی الواقع وہ پیران خلاف شرع اقوال کا مرتکب ہے، اس پر علامہ ازہری کا جو حکم شرع نافذ ہے میں اس شرعی حکم سے بالکلیہ طور پر متفق ہوں وہی پیر قابل تعظیم ہے جو شریعت مطہرہ کا پابند اور عالم دین ہے بیعت کا بھی مقصد یہی ہے کہ پیر مرید سے شریعت مطہرہ پر چلنے اور معصیت

سے بچنے کا عہد لے - مذکورہ بیر پر حضرت علامہ ازہری مدظلہ نے جو حکم شرع نافذ کیا ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ عوام اہلسنت گمراہیت سے بچیں اور شرعی احکام پر مضبوطی سے عمل پیرا رہیں - فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب " دستخط (سید محمد حسینی اشرفی) مع مہر ۲۱ جمادی الآخری ۱۴۱۰ھ

۹، نبیرۂ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد رضوان الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نعیمیہ - مراد آباد (یو،پی)

"انا اصدق الجواب الصحیح" دستخط مع مہر۔

۱۰، شہزادۂ صدر الشریعہ حضرت مولانا ثناء المصطفیٰ امجدی صاحب صدر دار الافتاء دار العلوم ضیاء الاسلام - ہوڑہ - مغربی بنگال۔

"۸۶ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری کے فیصلہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا اور یہ فیصلہ یقیناً حق و صحیح ہے اسکا مخالف گمراہ گمر اور مسلک حقہ اہلسنت وجماعت کا معاند و مخالف نیز مشربِ صوفیاء و مسلکِ قادریہ سے ناواقف! مسلمانوں کو ایسے شخص اور اس کے ہمنواؤں سے بچنا اور پرہیز کرنا شرعاً واجب ۱۲ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

دستخط (ثناء المصطفیٰ امجدی) مع مہر دار الافتاء ۸ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

۱۱، شہزادۂ محدثِ کبیر حضرت مولانا علاء المصطفیٰ قادری صاحب استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، اعظم گڈھ - (یو،پی)

"حضرت قبلہ ازہری میاں کا فیصلہ حق و درست ہے۔"

دستخط (علاء المصطفیٰ قادری) مع مہر

۱۲، شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا محمد معصوم رضا خاں حشمتی استاذ الجامعۃ الحشمتیہ نور العلوم گونڈہ - (یو،پی)

"حضور سیدنا الکریم، بدر الطریقہ، سند الفقہاء علامہ ازہری صاحب

قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کا حکم حق و صحیح ہے اس حکم حق سے انحراف بے دینی و گمراہی ہے" فقط دستخط (سگِ بارگاہِ رضوی محمد معصوم رضا حشمتی غفرلہ القوی)

۱۳، خطیبِ مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب بانی دار العلوم غریب نواز - الہ آباد - (دستخط)

۱۴، بحر العلوم حضرت مولانا مفتی عبد المنان صاحب اعظمی شیخ الحدیث مدرسہ شمس العلوم، گھوسی، اعظم گڈھ - یو،پی -

"حضرت مولانا ازہری صاحب کی تحریر پر اعتماد کرتے ہوئے انکے حکم کی تصدیق کی جاتی ہے " دستخط (عبد المنان اعظمی) مع مہر

۱۵، مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب مضطر مدیر عام الادارۃ الاسلامیہ کشن گنج، پورنیہ، بہار

"۸۶ میں اس فیصلہ حقہ سے پورا پورا متفق ہوں اور اس کی تصدیق کرتا ہوں - واللہ تعالیٰ اعلم - "

دستخط (محمد مطیع الرحمٰن عفی عنہ) مع مہر

۱۶، تلمیذ صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی محمد طریق اللہ صاحب نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ - مراد آباد - (یو،پی)

"ما قال العلامۃ الازہری فی جواب السوال فہو حق "

دستخط (محمد طریق اللہ النعیمی الرشیدی) مع مہر

۱۷، عمدۃ المحققین حضرت علامہ غلام محمد خاں قادری صاحب - مفتیٔ اعظم مہاراشٹر (دستخط)

۱۸، فیض العارفین حضرت مولانا فضل الرسول غلام آسی صاحب آسی نگر، ناگپور - مہاراشٹر۔

"بسمہٖ وحمدہٖ۔ حضور پُرنور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی بے داغ شخصیت دین اسلام وسنیت کا درد رکھنے والا اکابر واصاغر علماء اہلسنت اور عوام وخواص اہل اسلام واہل ہمت کے لئے بے شبہہ محبوب تھے اور دین کے لئے ادب سراپا تھے کہ ذرا سی بھی نسبت سرور کونین کسی کی ذات میں پاتے خصوصًا سادات کرام کے لئے جیسے بندۂ بے دام نظر آتے تھے لیکن اسکے باوجود وہ مسلک اہل سنت کے معاملے میں ہمالیہ کی چوٹی کیطرح سخت تھے بدعقیدگی اور گمراہی کی روش کے سخت ترین دشمن نظر آتے تھے انکی نرم دلی اور ادب واحترام کی روش اور طریقے سے اگر کوئی غلط راہ وطریقہ اختیار کرے اور مجاہد ملت کے مسلک اور عمل پاک کے خلاف طور وطریقہ اختیار کرے تو یقینا وہ شخص چاہے وہ کہیں کا ہو کسی کام کا نہیں اور نہ وہ ملنے جلنے کے لائق —— محترم ومکرم علامہ ازہری صاحب مفتیٔ اعظم ہند مدظلہ العالی بریلی شریف نے جیسا کہ اس شخص کے بارے میں تحریر فرمادیا ہے یقینًا اسکا بائیکاٹ کر دینا چاہئے۔" دستخط (فضل الرسول غلام آسی غفرلہٗ)

۱۹ر مناظر اہل سنت حضرت مولانا مجیب اشرف رضوی صاحب
مہتمم دارالعلوم امجدیہ۔ ناگپور، ایم، پی۔

"۷۸۶/۹۲ الجواب۔ مخدومنا المکرم حضرت العلام مفتی اختر رضا صاحب ازہری بریلوی دامت برکاتہم نے مندرجہ بالا اپنی تحریر میں جس شخص کے بارے میں فیصلہ صادر فرمایا ہے اگر فی الواقع اس کے اقوال وحالات کفر اور فسق وفجور پر مبنی ہیں تو مسلمانوں پر لازم ہیکہ اس سے دور رہیں جب تک وہ شرعی توبہ نہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔" دستخط مع مہر دارالافتاء

(محمد مجیب اشرف رضوی غفرلہٗ)

۲۰ر قاضیٔ شریعت حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی صاحب سابق
ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، قاضی ادارۂ شرعیہ بہار کپور۔

"حضرت علامہ ازہری صاحب زید مجدہم نے بعد تحقیق جو فیصلہ فرمایا ہے۔ حق اور درست ہے۔ اسکا ماننا مسلمانوں پر لازم ہے اس میں شریعت کا اتباع ہے۔"

دستخط (محمد شفیع اعظمی) مع مہر۔

۲۱ر قمر العلماء حضرت مولانا قمر الدین صاحب اشرفی پرنسپل مدرسہ
شمس العلوم، گھوسی۔ اعظم گڈھ۔ یوپی۔

"۷۸۶/۹۲ حضرت علامہ الحاج ازہری میاں صاحب قبلہ کا فیصلہ حق وصواب ہے۔ اس کے خلاف ضلالت وگمراہی ہے۔ مسلمانوں کو اس حقانی فیصلہ کی پیروی ضروری ہے فقط۔ دستخط (العبد الفقیر قمر الدین اشرفی) مع مہر۔

۲۲ر تلمیذ شمس العلماء حضرت مولانا مفتی محمد زین العابدین صاحب
صدر دارالافتاء دارالعلوم حنفیہ۔ جون پور۔ یوپی۔

"فیصلہ حق اور صواب ہے۔ اسکا اتباع ہر مسلمان پر لازم ہے اور ایسے شخص سے جس کے بارے میں یہ فیصلہ ہے احتراز ضروری ہے۔ فقط"
دستخط (محمد زین العابدین غفرلہٗ) مع مہر

۲۳ر نجم العلماء حضرت مولانا نجم الدین احمد قادری صاحب پرنسپل
جامعہ حمیدیہ رضویہ، بنارس۔ یوپی۔

"الجواب صحیح والمجیب مصیب"، دستخط (نجم الدین احمد غفرلہٗ) مع مہر

۲۴ر مفتیٔ ملت حضرت مولانا مفتی محمد ایوب نعیمی صدر دارالافتاء

جامعہ نعیمیہ، مرادآباد۔ یو پی۔

"شرعِ مطہر یا اسکے کسی حکم قطعی کا استخفاف کفر ہے اس کی روشنی میں حضرت علامہ ازہری میاں صاحب مدظلہ کا تفصیلی جواب کافی و وافی ہے مولیٰ تعالیٰ انھیں توفیق ہدایت مرحمت فرمائے۔ آمین" دستخط (فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہٗ) مع مہر

۲۵۔ مناظرِ اسلام حضرت مولانا مفتی عبدالمنان کلیمی صدر دارالافتاء لال مسجد، شہر مرادآباد۔ یو پی۔

"ما قال الاستاذ العلامۃ المفتی عبدالمنان الاعظمی مدظلہ العالی والمخدوم المطاع العلامۃ الازہری اطال اللہ عمرہٗ فی ھذا الباب فھو صحیح وحق" دستخط۔ مع مہر

(انا الفقیر عبدالمنان الکلیمی المصباحی)

۲۶۔ شیرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمد عبدالحلیم رضوی اشرفی مفتی شہر ناگپور۔ ایم، پی۔

"میں حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ اور ملت اسلامیہ کے فیصلہ سے اتفاق کرتے ہوئے جناب نسیم صاحب سے عرض گزار ہوں کہ وہ احترام شرع کو ملحوظ رکھتے ہوئے فیصلہ سے متفق ہو جائیں۔"

دستخط (محمد عبدالحلیم)

۲۷۔ فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی عبدالرشید صاحب مہتمم دارالعلوم اہل سنت۔ آکولہ، مہاراشٹر۔

"الجواب ھو الصحیح" دستخط (محمد عبدالرشید رضوی کارنجوی غفرلہٗ)

۲۸۔ ترجمانِ مسلک اعلیٰحضرت حضرت مولانا عبدالوحید قادری صاحب مشیر اعلیٰ ادارۂ شرعیہ ایم، پی۔ رائچور۔ دستخط۔

۲۹۔ محققِ عصر حضرت مولانا مفتی رحمت اللہ صاحب قادری شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز۔ الہ آباد۔ یو۔ پی۔

"۷۸۶/۹۲ حضور ازہری میاں صاحب قبلہ دام مجدہ کا فیصلہ حق و درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم"۔

دستخط (فقیر رحمت اللہ القادری)

۳۰۔ عمدۃ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد یامین رضوی صاحب صدر دارالافتاء جامعہ حمیدیہ۔ بنارس۔ یو، پی۔

"۷۸۶، حالات و تفصیلات کی روشنی میں سرکار ازہری میاں صاحب قبلہ مدظلہ کا فیصلہ بالکل بجا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

دستخط (محمد یامین رضوی عفی عنہ)

۳۱۔ ناصرِ ملت حضرت مولانا مفتی محمد منصور صاحب رضوی مفتی دارالعلوم امجدیہ، ناگپور۔ ایم، پی۔

۳۲۔ عالمِ جلیل حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب رضوی استاذ جامعہ حنفیہ غوثیہ۔ بجرڈیہہ۔ بنارس۔ یو پی۔

"حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے جو فیصلہ صادر فرمایا میں اس سے متفق ہوں"، دستخط (سید محمد فاروق رضوی)

۳۳۔ عالمِ اکمل حضرت مولانا مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب مفتی مدرسہ عالیہ قادریہ۔ بدایوں شریف۔

"میں اس فیصلہ سے پوری طرح متفق ہوں" دستخط مع مہر۔

۳۴۔ عالمِ شہیر حضرت مولانا مفتی محمد اصغر علی خاں حشمتی صاحب صدر دارالافتاء پیلی بھیت شریف۔

"۷۸۶/۹۲ مخدومنا المحترم حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد اختر

رضا خانصاحب قبلہ ازہری دام ظلہم الاقدس کا جواب مذکور صحیح و درست حق و صواب ہے یہی حکم شرع ہے۔ اسکے خلاف گمراہی و بے دینی ہے۔ واللہ تعالی ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ المولی تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم "، کتبہ (فقیر محمد اصغر علی خاں حشمتی غفرلہ) مع مہر

۳۵، عالم نبیل حضرت مولانا عبد الحکیم رضوی قادری صاحب
استاذ مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم، سنبھل - یوپی مع مہر

۳۶، حامئی اہل سنت حضرت مولانا محمد صدر الحق حبیبی صاحب
پرنسپل مدرسہ انوار العلوم، الہ آباد (یو، پی) مع مہر

۳۷، ابو الحقانی حضرت مولانا محمد حسین صدیقی۔ مہتمم دار العلوم
رضائے مصطفٰے، مدھوبنی - بہار
" الجواب صحیح "، دستخط (محمد حسین صدیقی)

۳۸، عالم امجد حضرت مولانا مفتی انصار احمد رضوی مفتی جھنڈواڑہ
ایم، پی۔
" فیصلہ سے من کل الوجوہ متفق ہوں "۔ دستخط۔

۳۹، عالم دین متین حضرت مولانا محمد ایوب صدیقی حبیبی صاحب
استاذ مدرسہ اسلامیہ عربیہ رضویہ۔ گوپی گنج - بنارس۔

۴۰، عالم جید حضرت مولانا جمال احمد خاں قادری مہتمم دار العلوم
فیض الباری، نوادہ، بہار " لقد اصاب ما اجاب "
دستخط۔

۴۱، شہزادۂ فقیہہ ملت حضرت مولانا انوار احمد قادری صاحب
استاذ مدرسہ قادریہ، بدایوں شریف - یو، پی۔
" میں اس فیصلہ سے بالکلیہ متفق ہوں " دستخط۔

۔ ۔ ۔نا قاری رضی اللہ صاحب صدیقی صاحب
جھیرہ - بہار " الجواب صحیح " دستخط۔
۔ ۔ ۔نا نذیر القادری صاحب استاذ
پٹنہ - بہار - دستخط۔

۴۴، جمال العلماء حضرت مولانا جمال القادری الاعظمی استاذ جامعہ
نعیمیہ - مرادآباد - یوپی۔ دستخط۔

۴۵، عالم شریعت حضرت مولانا مطیع الرحمٰن نعیمی شیخ الحدیث
جامعہ نعیمیہ - مرادآباد - یو، پی - دستخط مع مہر

۴۶، فاضل علوم اسلامیہ حضرت مولانا محمد انور صاحب مصباحی استاذ
جامعہ حبیبیہ اسلامیہ - سلطانپور - یوپی - دستخط۔

۴۷، خورشید ملت حضرت مولانا خورشید احمد رضوی کامٹی دستخط

۴۸، محب الفقراء حضرت محمد امین شاہ وارثی - خادم آستانۂ
عالیہ وارثیہ - دیوہ شریف - بارہ بنکی - یوپی - دستخط

۴۹، نشاط العلماء حضرت مولانا سید محمد حبیب الرحمٰن نشاط رحمانی
مہتمم مدرسہ غوثیہ حبیبیہ - کٹیا، کٹک اڑیسہ دستخط

۵۰، عالم باکمال حضرت مولانا عبد القوی حبیبی، اڑھنگ جاجپور
اڑیسہ - دستخط۔

۵۱، خطیب اہل سنت حضرت مولانا محمد غیاث الدین رضوی
مسجد آستانہ دیوہ شریف - بارہ بنکی - دستخط

اظہار اتباہ

از پیر طریقت حضرت مولانا سید حسینی اشرفی قبلہ، سجادہ نشین آستانۂ عالیہ شمسیہ، الہ آباد

جناب نسیم اختر عرف منی کا ہا سے متعلق تمام تر تفصیلات کے ساتھ اکابر علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت کا واضح شرعی فیصلہ مذکور ہوا اب اس کے بعد تمام محبان اہل سنت، شیدائیان مسلک اعلیٰحضرت اور عقیدت کیشان سرکار مجاہد ملت پر واجب ہے کہ ایسے گمراہ گمر پیر سے اجتناب کریں، اس کا شرعی بائیکاٹ کریں اور اس کے حلقۂ ارادت میں داخل حضرات اسکی بیعت سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ عنداللہ سخت شرعی مواخذہ سے نہ بچ سکیں گے۔ ان امور کے علم کے بعد سیدی مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے احترام مذکور کا حوالہ دینا اور اسکو دلیل بنا کر ایسے گمراہ کو پیشوا سمجھنا اور اسکے دامن سے چمٹے رہنا مجاہد ملت کی خوشنودی نہیں، انکی ناراضگی مول لینا ہے ۔ خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی و خوشنودی کا جذبہ اگر پنہاں ہے تو گمراہ کی پیروی کر کے شیطان کی خوشنودی حاصل نہ کریں کہ وہ ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ نہیں ــــ بلکہ علماء اہل سنت کے شرعی فیصلے پر عمل کر کے رضائے الٰہی و خوشنودیٔ مصطفیٰ حاصل کریں کہ یہی سامانِ نجات اور دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ خدائے قدیر سبھوں کو قبولیت حق کی توفیق بخشے۔ گمراہوں کی گمراہی اور ان کے مکر و فریب سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔